ہفت روزہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲، شمارہ نمبر ۳۷، بتاریخ ۱۸ تا ۲۴ فروری ۱۹۹۴ء

مولینا مفتی احمد الرحمٰن کی دینی خدمات

جناب امام مسجدِ نبوی کا فرمان

رمضان المبارک نیکیوں کا موسم بہار

(1)

روزہ، تزکیہ نفس، صبر و ضبط اور قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ

(2)

نمازِ تراویح کی فضیلت

(3)

رمضان المبارک اور نزولِ قرآن کریم

مرزا قادیانی کے ۲۲ جھوٹ پر اعتراضات کے جوابات

قادیانی پاکستان کے غدّار ہیں

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

O'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
کراچی
انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲ ● شمارہ نمبر ۳۷ ● بتاریخ ۷ رمضان المبارک تا ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ ● بمطابق ۱۸ فروری تا ۲۴ فروری ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

۱۔ نعت ____ ۴
۲۔ اداریہ ____ ۵
۳۔ رمضان المبارک کی وجہ تسمیہ ____ ۶
۴۔ روزہ قرب الٰہی کا ذریعہ ____ ۹
۵۔ نماز تراویح کی فضیلت ____ ۱۰
۶۔ قرآن کے نزول کا مہینہ ____ ۱۲
۷۔ زکوٰۃ ____ ۱۳
۸۔ سیدنا حسن ابن علی رضی اللہ عنہ ____ ۱۴
۹۔ یوسف اسلام ____ ۱۵
۱۰۔ مفتی احمد الرحمٰن ____ ۱۶
۱۱۔ امام مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ____ ۱۷
۱۲۔ مرزا قادیانی کے ۲۲ جھوٹ ____ ۲۴

سرپرست
مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

سرورق
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۴۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات، انڈیا ۱۵۰ ڈالر
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۳۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پرنٹر: عبدالرحمٰن باوا ● ناشر: سید شاہد حسن ● مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ● مقام اشاعت: ۲۴۳ ... کراچی

شہیدان ناموس محمد صلی اللہ علیہ وسلم

از۔ حافظ لدھیانوی

سلام ان پر ہوئے قربان جو ناموس رسالتؐ پر
خدا کی رحمتیں ہوں ان شہیدانِ محبت پر
ہوئے ہیں ایک پل میں جنت الفردوس کے راہی
نشان پا کو ان کے چومتی ہے عظمت شاہی

بجھائی زندگی، شمع رسالتؐ کو کیا روشن
نبوت کا کیا شاداب اپنے خون سے گلشن
عظیم الشان مقصد کے لئے تھی ان کی قربانی
دکھاتی ہے یہی جوہر اگر ہو روح ایمانی

مبارکباد دیتے ہیں فرشتے حق کے پیاروں کو
وفا کیشوں شہیدوں، غازیوں، طاعت گزاروں کو
در رحمت کھلا ہے، سرفروشوں پاک بازوں پر
دعا گو ان شہیدوں کے لئے ہے ذات پیغمبر

ملا انعام حق ان کو، نوید جاں فزا پائی
فدا ان جاں نثاروں پر ہوئی جنت کی رعنائی
ملی ہے دامن سرکارؐ سے وابستگی ان کو
عطا کی ہے خدائے پاک نے وارفتگی ان کو

شہیدوں نے دیا ہے درس ہم کو جاں نثاری کا
فنا ہو کر دکھایا راستہ عالی وقاری کا
زبانوں پر ترانے ہیں ان ہی کی کامرانی کے
حصول شادمانی کے، حیات جاودانی کے

ہے ان کی ہر ادا میں نکہت و خوشبو محبت کی
جناب مصطفیٰؐ کی ذات سے حسن عقیدت کی
شہادت ایک تمغہ ہے شجاعت کا، حمیت کا
یہ اک اعجاز لافانی ہے آقاؐ کی محبت کا

اسی سے دامن فکر و نظر ہوتا ہے نورانی
یہی جذبہ ہے جس سے خون مسلم میں ہے جولانی
حبیب اللہؐ کی الفت کو سوز جاں میں ڈھالا ہے
شہادت ان کے جذب و شوق کا رنگیں نوالا ہے

ملے گا تا ابد ہر ایک دل میں احترام ان کا
قیامت تک رہے گا زندہ و پائندہ نام ان کا

مرزائی پاکستان کے غدار ہیں

مرزائے غلام نے برطانوی راج کے استحکام کے لئے سنہری کارنامے انجام دیئے اور اس حد تک رطب اللسان ہوئے کہ بقول اس کے ہزاروں کتابیں اور رسائل لکھ ڈالے۔ چنانچہ مرزا غلام لکھتا ہے:

"میں نے بیسوں کتابیں عربی' فارسی' اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ گورنمنٹ محسنہ (برطانیہ) سے ہرگز جہاد درست نہیں اور ہر مسلمان پر سچے دل سے اطاعت فرض ہے۔"
(تبلیغ رسالت ص ۵۱ ج ۵)

ایک اور مقام پر لکھا کہ:

"مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں' رسائل' اشتہارات چھپوا کر اس ملک میں اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی مسلمانوں کی محسن ہے لہٰذا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے۔"
(ستارہ قیصریہ ص ۳)

"میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھتے جائیں گے' ویسے ویسے جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لیناہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔"
(تبلیغ رسالت ص ۷ ج ۷)

نیز اپنے عربی رسالہ "نور الحق" میں اپنے وجود کو سرکار برطانیہ کے لئے تعویذ' قلعہ' حصار قرار دیا (ص ۳۴)۔
مرزائی تحریک انگریز کے نمک خوار اور حواری کی حیثیت سے معرض وجود میں آئی اور اپنے یوم تاسیس سے تاحنوز سامراجی مفادات کے تحفظ کے لئے کام کر رہی ہے۔
اس بات کا اعتراف خود مرزا قادیانی نے اپنی ایک درخواست میں جو لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کو ۱۸۹۸ء میں پیش کی کیا۔ چنانچہ لکھتا ہے:

"سرکار دولت ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربے سے ایک وفادار اور جاں نثار ثابت کر چکی ہے۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے۔ اپنے ماتحت حکام کو اشارے فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔"
(تبلیغ رسالت ص ۷)

"میری جماعت گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے۔ جس کا ظاہر و باطن گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی میں فدا ہے اور ہوگا۔ ہم غائبانہ اس کے اقبال کے دعا گو ہیں۔"
(نور القرآن ص ۳۳ حصہ اول)

غرضیکہ قادیانی جماعت نہ صرف انگریزوں کی خوشامد' چاپلوس' وفادار' خود کاشتہ پودا ہے بلکہ اس کے اقبال کے لئے مختلف اسلامی ممالک میں جاسوسی کے فرائض بھی سرانجام دیتی رہی ہے۔ چنانچہ بہت سے ایسے حوالہ جات قادیانی لٹریچر سے دستیاب ہو سکتے ہیں جس میں قادیانیوں نے انگریزوں کے لئے اہم خدمات سرانجام دیں۔ چنانچہ محمد امین مجاہد نامی ایک مربی روس گیا۔ خود لکھتا ہے کہ:

"روس میں اگرچہ تبلیغ کے لئے گیا تھا لیکن سلسلہ احمدیہ اور برٹش گورنمنٹ کے باہمی مفاد ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اس لئے جہاں میں تبلیغ کرتا ہوں وہاں مجھے لازماً انگریزی حکومت کی خدمات کرنی پڑتی تھیں۔"

(الفضل قادیان ۲۸ اگست ۱۹۲۳ء)

"حکومت افغانستان نے دو احمدیوں پر مقدمہ چلایا کہ وہ برطانیہ کے جاسوس ہیں۔" (الفضل ۳ مارچ ۱۹۲۰ء)۔

"ایک دفعہ برلن (جرمن) میں احمدیوں نے ایک ٹی پارٹی کا انتظام کیا اور بڑے بڑے آفیسروں کو ٹی پارٹی میں شمولیت کے دعوت نامے بھیجے۔ ایک جرمن وزیر بھی اس پارٹی میں شامل ہوا تو حکومت جرمنی نے اس جرمن وزیر سے جواب طلبی کی کہ برطانیہ کی جاسوس جماعت کی پارٹی میں کیوں شامل ہوئے۔" (الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء)۔

"پھر یہ خیال کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کی ایجنٹ ہے لوگوں کے دل میں اس قدر راسخ تھا کہ بڑے بڑے سیاسی لیڈروں نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ ہم علیحدگی میں آپ سے پوچھتے ہیں کہ انگریزوں سے آپ کا کیا تعلق ہے۔ ڈاکٹر سید محمود جو اس وقت کانگریس کے سیکرٹری ہیں۔ ایک دفعہ قادیان آئے تو انہوں نے بتلایا کہ ایک دفعہ پنڈت جواہر لال نہرو جب یورپ کے سفر سے واپس آئے تو انہوں نے اسٹیشن سے اتر کر جو باتیں پہلے کیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ میں نے اس سفر میں یہ سبق حاصل کیا ہے کہ انگریزی گورنمنٹ کو ہم کمزور کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ پہلے جماعت احمدیہ کو کمزور کیا جائے جس کے معنی یہ ہیں کہ احمدی جماعت انگریزوں کی نمائندہ اور ایجنٹ ہے۔" (الفضل ۱۹ اگست ۱۹۳۵ء خطبہ مرزا محمود)

باقی ص ۸ پر

رمضان المبارک کی وجہ تسمیہ

از مولانا محمد اجمل خان' لاہور

علامہ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ رمضان 'رمضاء کے لفظ سے لیا گیا ہے۔ اس کے معنے ہے سخت گرم زمین 'رمض کا معنی ہے سخت گرم ہوا اور رمضان کا یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ جب عرب والوں نے پرانی لغت سے مہینوں کے نام منتقل کئے تو مہینوں کو ان اوقات اور زمانوں کے ساتھ موسوم کر دیا جن میں وہ اس وقت واقع ہوئے تھے اور اتفاق یہ تھا کہ رمضان ان دنوں گرمی میں آیا تھا۔ پس اس کا یہی نام رکھ دیا گیا یا رمضان کا لفظ رمض الصائم سے لیا گیا ہے' جس کا معنی ہے کہ روزہ دار کے پیٹ کی گرمی شدید ہو گئی یا اس لئے اسے رمضان کہا گیا ہے کہ وہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ رمضان اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے بھی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو یہ لفظ مشتق نہیں ہے اور اس کا معنی ہے غافر یعنی گناہوں کو بخشنے اور مٹا ڈالنے والا اھ (مرقات' جلد ۴ ص ۲۲۹ و فتح الملہم' جلد ۳ ۱۰۶) اور علامہ زمخشری لکھتے ہیں 'رمضان کے اصل معنی سخت گرمی میں جلنا اور تکلیف برداشت کرنا ہیں۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس مہینے میں روزہ رکھنا اور بھوک کی گرمی برداشت کرنا ایک عبادت قدیمہ تھی یا یہ کہ جب اس مہینہ کا نام تجویز کیا گیا تو وہ اتفاق سے سخت گرمی کا زمانہ تھا۔ (کشاف' جلد ۱)

رمضان :

رمضان مشہور مبارک مہینہ کا نام ہے جو قمری سال کا نواں مہینہ ہے' جس میں روزے رکھے جاتے ہیں۔ ابو الخیر طالقانی نے اپنی کتاب "حظائر القدس" میں اس ماہ کے ساٹھ نام ذکر کئے ہیں۔ (بحوالہ فتح الباری' جلد ۴ ص ۸۷)

قاضی بیضاوی لکھتے ہیں 'رمضان' رمض کا مصدر ہے جو جلنے اور سوختہ ہونے کے لئے آتا ہے پھر اس کی طرف شہر کی اضافت کی گئی ہے اور اسے علم قرار دیا گیا ہے اور بوجہ علمیت و الف نون غیر منصرف ہوا۔ اس ماہ کو رمضان سے یا تو اس لئے موسوم کیا کہ اس ماہ میں بھوک پیاس کی سوزش سے سوختہ ہوتے تھے یا اس لئے کہ گناہ اس میں جل جاتے ہیں یا اس لئے کہ جب ان لوگوں نے قدیم زبان سے مہینوں کے نام منتقل کئے تو یہ مہینہ گرمی کی سخت تمازت کے زمانہ

روزہ کے لئے رمضان ہی کا انتخاب کیوں؟

رمضان سن قمری اسلامی کے نویں مہینے کا نام ہے۔ شریعت نے اعتبار قمری مہینوں کا کیا ہے اور اپنے حسابات میں اسی تقویم سے کام لیا ہے۔ قمری مہینے چونکہ مختلف موسموں میں ادل بدل کر آتے ہیں۔ مسلمان روزہ دار بھی رمضان کی اس گردش سے ہلکی سردی 'شدید گرمی' شدید سردی 'خشک و تر' ہر ہر موسم میں بھوک و پیاس کے ضبط و تحمل کا خوگر ہو جاتا ہے۔ روزوں کی تعداد تو شریعت نے مقرر کر ہی دی ہے۔ زمانہ بھی ایک متعین و مقرر ہے یہ کہ نہیں کہ محض تعداد جس کا جب جی چاہے پوری کر لے۔ انفرادی اصلاح تو شاید ان حسب مرضی روزوں سے ہو بھی جاتی ہے لیکن اجتماعی منافع اور مصالح کے لئے تعداد کی طرح تعیین بھی ناگزیر تھی۔ وحدت امت کے لئے لازمی تھا کہ عرب و چین مصر و ہندوستان 'طرابلس و جاپان' حبش و آسٹریلیا' افغانستان اور کینیڈا' سائبیریا اور میکسیکو' برطانیہ اور آسٹریلیا' غرضیکہ سارے روئے زمین پر اسلامی آبادی جہاں کہیں بھی ہو سب ایک ہی وقت میں روحانیت کی اس سالانہ پریڈ میں شریک ہو۔ علم الاجماع سے مبصرین جانتے ہیں کو وحدت امت و تنظیم ملت میں کتنا زیادہ دخل اس ہم وقتی یا وقت کی ہم آہنگی کو ہوتا ہے۔ قرآن کی مناسبت رمضان کے ساتھ ہر صاحب نظر پر بالکل روشن ہے۔ اہل سنت اسی لئے قرآن مجید کے اس نزول کی سالانہ یادگار اس مہینہ بھر راتوں کو اپنی مسجدوں میں مناتے ہیں اور تراویح کی رکعتوں میں سارے قرآن کو اپنے حافظہ میں تازہ کر لیتے ہیں۔ (تفسیر ماجدی' ص ۶۹)

رمضان کی عظمت اور اس کی برکات

اس مبارک مہینے کی سب سے بڑی اور اصولی فضیلت تو وہی ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ اس میں اللہ کا مقدس کلام اور آخری پیغام نازل ہوا ہے۔ جس نے ہمیشہ کے لئے نجات کی راہ اور حق کے راستہ کو روشن کر دیا ہے اور جس کے ذریعہ لوگوں پر سعادت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن (البقرہ ۱۸۵) ترجمہ : ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا ہے' جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور (اس میں) کھلے ہوئے (دلائل ہیں) ہدایت کے اور (حق و باطل میں) امتیاز کے۔ درحقیقت جس موسم اور جس مہینے میں اللہ پاک کا اتنا بڑا لطف و کرم اپنے بندوں پر ہوا ہو اس سے زیادہ معظم اور محترم مہینہ اور ہو بھی کون سکتا ہے۔ کسی عاشق مزاج سے پوچھئے کہ بتلاؤ کون سا دن اور کون سا زمانہ سب سے بہتر ہے۔ وہ اگر جذبات عشق کا سچا سرمایہ دار ہو گا تو یہی کہے گا کہ جس دن اور جس زمانہ میں محبوب کی نظر کرم میری طرف متوجہ ہو اور وہ مجھے مثلاً" اپنی دید یا ہمکلامی کا شرف بخشے یا مقام قرب سے نوازے۔

خوشا وقتے و خرم روز گارے
کہ یارے برخورد از وصل یارے

علی ہذا اگر آپ اس سے پوچھیں کہ بتلاؤ کہ کون سی بستی اور کون سا شہر سب سے اچھا ہے تو وہ یہی جواب دے گا کہ جہاں میرا محبوب بستا ہے۔

رمضان المبارک کا سب سے بڑا شرف یہی ہے کہ خدا کی رحمت کی آخری اور مکمل قسط نجات و فلاح کا دستور اور حیات ابدی کا قانون بن کر قرآن کی شکل میں اسی مبارک مہینہ میں نازل کی گئی۔ یعنی اسی ماہ مبارک میں اس کا نزول شروع ہوا' اب احادیث میں اس مہینہ کی جو اور برکتیں وارد ہوئی ہیں' وہ سب درحقیقت اسی بنیاد پر مبنی ہیں' یعنی ان برکتوں اور فضیلتوں کے ساتھ اس مہینے کو اسی واسطے خاص کیا گیا ہے کہ یہ نزول قرآن کا مہینہ ہے۔

اور چونکہ قرآن کا نزول براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر ہوا اور آپ ہی اس نعمت الہیٰ کی پوری طرح قدر پہچاننے والے تھے۔ اس لئے رمضان کی رحمتوں اور برکتوں کا احساس بھی آپ کو بے حد و حساب ہوتا تھا۔ جس کا کچھ اندازہ آپ کے اس ارشاد سے کیا جا سکتا ہے۔ ترجمہ : اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت یہ تمنا کرے کہ سارا سال رمضان ہی ہو جائے۔ (ترغیب و ترہیب بحوالہ ابن خزیمہ و بیہقی و ابو الشیخ و ابن ابی الدنیا)

نبی علیہ الصلوۃ و السلام اسی مبارک مہینے کی آمد پر اپنے صحابہ کرام کو مبارکباد پیش فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ ابن رجب حنبلیؒ اپنی کتاب لطائف المعارف' ص ۱۵۵ پر نقل کرتے ہیں کہ :

ترجمہ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو رمضان کی آمد پر مبارکباد پیش کرتے تھے۔ جیسا کہ امام احمد اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو بشارت دیا کرتے تھے کہ تمہارے سامنے رمضان شریف کا مبارک مہینہ آگیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے

کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین گرفتار کرائے جاتے ہیں۔ اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو (محروم القسمت) اس کی خیر و برکت سے محروم رہا پس گویا وہ (ہر بھلائی) سے محروم رہا۔

رمضان المبارک کے فضائل و برکات

(احادیث نبویؐ کی روشنی میں)

رمضان المبارک کی برکتوں کو بھی یاد کیجئے جس کا ہر لمحہ ہمارے لئے خدا کی رحمتوں کا خزانہ ہے۔ یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں' جب رمضان آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین مقید کر دیئے جاتے ہیں (مسلم شریف)

گناہوں کے ختم ہونے اور نیکیوں کے پھلنے اور پھولنے کا موسم شروع ہونے والا ہے' خطاؤں اور لغزشوں کی معافی کا مبارک وقت ہمارے سامنے ہے۔ جناب رسول ﷺ فرماتے ہیں جو شخص ایمان و احتساب کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(مشکوٰۃ)

یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں مسلمانوں کو وہ پانچ چیزیں دی جاتی ہیں جو کسی امت کو بھی نہیں دی گئیں۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ میری امت کو رمضان میں پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو ان سے پہلے کی امتوں کو نہیں دی گئیں۔

(۱) روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

(۲) فرشتے ان کے لئے اس وقت تک بخشش کی دعا مانگتے ہیں جب تک افطار نہیں کرتے۔

(۳) شیطان اس ماہ مبارک میں مقید کر دیئے جاتے ہیں۔

(۴) اللہ تعالیٰ جنت کو ہر روز مزین کرتا ہے کہ میرے نیک بندے اس میں داخل ہوں گے' اس میں انہیں کوئی تکلیف اور پریشانی نہ ہوگی۔

(۵) رمضان کی آخری رات کو ان کی بخشش ہو جاتی ہے۔

(۶) اسی مبارک مہینے میں پکارنے والا پکارتا ہے۔

یاباغی الخیر اقبل ویاباغی الشر اقصر اے نیکی کے چاہنے والے آگے بڑھ اور اے بدی کے چاہنے والے پیچھے ہٹ جا۔ (ترمذی) یہی وہ بابرکت مہینہ ہے کہ اس میں مغفرت اور بخشش کی پربہار ہوائیں چلتی ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں' اے لوگو! برکت والا مہینہ آ گیا۔ اس مہینہ میں ایک رات ایسی ہے جو ہزاروں راتوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں جو شخص اس مہینہ میں کوئی نیکی کر کے خدا کا قرب حاصل کرے وہ ایسا ہے جیسے اس نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جس نے اس ماہ میں فرض ادا کیا گویا اس نے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کئے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے' اسی مہینہ میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ اس مہینہ کا اول حصہ رحمت کا ہے' بیچ کا حصہ مغفرت کا ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی کا ہے۔ (مشکوٰۃ)

فائدہ:

رمضان المبارک کی برکات پر حضور ﷺ اس خطبہ مبارکہ کے چند جز ایسے ہیں جن کی طرف ہم ناظرین کرام کی خصوصی طور پر توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ذیل میں چند توضیح طلب کلمات حوالہ قلم ہیں۔

(۱) اس خطبہ میں حضورؐ نے ماہ رمضان کو شہر عظیم اور شہر مبارک (یعنی القدر) کو ہزار مہینوں سے بہتر بتلایا ہے (اور یہ تو صراحتاً" قرآن مجید میں بھی مذکور ہے) بہرحال حضورؐ کے یہ دونوں ارشاد سرسری طور پر سن لینے یا پڑھ کر گزر جانے کے نہیں ہیں بلکہ ضرورت ہے کہ اہل ایمان حضورؐ کے ان دونوں جملوں کی روشنی میں ماہ رمضان اور لیلۃ القدر کی عظمتوں اور برکتوں کا دھیان کریں اور اس پر یقین کو دل میں بٹھائیں۔ رمضان اور لیلۃ القدر کی برکات اور اس کی رحمتوں سے بہرہ ور ہونے کے لئے یہ دھیان اور یہ یقین شرط اول ہے۔

(۲) علی ہذا حضورؐ کا یہ ارشاد کہ اس ماہ مبارکہ میں نفل عبادات کا ثواب بھی اتنا کر دیا جاتا ہے جتنا کہ دوسرے زمانہ میں فرائض کا ثواب ہوتا ہے اور فرضوں کا ثواب اب دوسرے دنوں کے ستر فرضوں کے ثواب کے بقدر کر دیا جاتا ہے۔ ضرورت ہے کہ دھیان کے ساتھ اس چیز کا یقین بھی دل میں بٹھایا جائے اور اللہ کے اس خصوصی کرم پر پورا بھروسہ کیا جائے کہ اس ماہ مبارک میں مثلاً" دو رکعت نفل نماز پڑھنے کا ثواب دوسرے دنوں کے دو رکعت فرض کے برابر ہے اور واضح رہے کہ فرض و نفل عبادات کے ثواب میں بے حد فرق ہے یعنی فرائض کا ثواب نوافل سے بدرجہا زائد ہے ——— اور دو رکعت فرض نماز کا ثواب دوسرے دنوں کی ۱۴۰ فرض رکعات کے برابر وہ عطا فرمائیں گے۔ ایسے ہی ذکر و تسبیح اور تلاوت قرآن وغیرہ عبادات کے متعلق سمجھنا چاہئے۔

اور اسی پر مالی عبادات کو قیاس کرنا چاہئے۔ مثلاً" جو شخص اس ماہ مبارکہ میں دس روپے زکوٰۃ کے نکالے گا یقین کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ثواب عطا فرمائیں گے جس قدر کہ دوسرے دنوں میں زکوٰۃ کے سات سو روپے نکالنے کا ہوتا ہے۔ اسی طرح جو شخص کسی غریب کمزور کی کسی طرح سے کوئی مدد کرے گا کسی مسکین' یتیم' لاوارث یا بیوہ پر اس مبارکہ مہینہ میں ترس کھائے گا اور اس کے ساتھ کوئی نیکی کرے گا تو اس کو بھی اللہ تعالیٰ اس نیک سلوک کا دوسرے دنوں کے حساب سے ستر گناہ زیادہ ثواب عطا فرمائیں گے۔ علی ہذا دین کی خدمت کا کام مثلاً" تبلیغ اور لوگوں کو راہ خدا کی طرف لائے اور ان میں دین اور تقویٰ پھیلانے کی کوشش کرنے کا جتنا ثواب عام دنوں میں مقرر ہے یقین کرنا چاہئے کہ اس ماہ مبارک میں اتنی ہی کوشش اور اتنی ہی محنت و قربانی کا اجر و ثواب انشاء اللہ تعالیٰ اس سے ستر گنا زیادہ ملے گا اور اللہ مالک الملک ہے' اس کے خزانوں میں کوئی تنگی نہیں۔ بخشہ نواز کریم اور فعال لما یرید ہے' کوئی اس کا ہاتھ پکڑنے والا نہیں ہے۔ ایک بات اس خطبہ میں یہ بھی فرمائی گئی ہے کہ یہ ہمدردی اور غم خواری کا مہینہ ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ اس مہینہ میں ہر شخص کو بھوک پیاس وغیرہ کی تکلیف کا تجربہ ہوتا ہے تو اس کو اس کا حساب ہوتا ہے کہ میرے جن بھائیوں کی ناداری کی وجہ سے فاقے ہوتے ہیں اور اللہ کے جو بندے افلاس اور غربت کی وجہ سے دو دو چار وقت بھوک کے ساتھ گزارتے ہیں ان پر کیسی گزرتی ہوگی اور یہ احساس ان میں ہمدردی و غم خواری کے جذبہ کو پیدا کرتا ہے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ اس مہینے میں خصوصیت سے دوسروں کی ہمدردی اور غم خواری کرنی چاہئے۔ گویا کہ یہ بھی رمضان مبارک کے خاص اعمال خیر میں سے ہے جن کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مطالبہ ہے۔ ایک چیز حضور ﷺ نے اس خطبہ میں یہ ارشاد فرمائی ہے کہ اس مبارک مہینہ میں رزق میں زیادتی اور برکت کر دی جاتی ہے۔ میرے خیال میں تو سب ہی اہل ایمان کو اس کا تجربہ ہوگا کہ رمضان مبارک میں ان کو جتنا اچھا اور جتنی فراغت سے کھانا پینا ملتا ہے' یقیناً" بقیہ گیارہ مہینوں میں یہ بات نصیب نہیں ہوتی۔ خواہ ظاہر اسباب میں اس کی وجہ کوئی ہوتی ہو۔ نیز یہ بھی ملحوظ رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور ان کی رحمت و برکت عموماً" ظاہری اسباب ہی کے پردہ میں جلوہ گر ہوا کرتی ہے۔ بہرحال رزق میں زیادت و برکت تو اللہ تعالیٰ کے ان سب بندوں کا مشاہدہ اور تجربہ ہے جن کے لئے رمضان رحمتیں اور برکتیں لے کر آتا ہے اور جو اس کی رحمتوں اور برکتوں میں حصہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اس خطبہ میں رمضان کے پورے مہینے کو تین حصوں میں تقسیم فرما کر ہر ایک خصوصیات اس طرح بیان کی گئی ہیں کہ اس کا پہلا حصہ رحمت ہے' درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ جہنم سے آزادی کا وقت ہے۔ اس تقسیم کی جو توجیہات کی گئی ہیں ان کے متعلق مولانا نعمانی دامت برکاتہم لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک راجح اور دل کو لگنے والی بات یہ ہے کہ رمضان کی برکات سے متمتع ہونے والے آدمی تین طرح کے ہو سکتے ہیں۔

ایک وہ جن پر گناہ کا بوجھ نہیں ہے۔ جیسے صدیقین اور صالحین اور خواص اہل اللہ' سو ایسے حضرات پر تو شروع ہی مہینے سے بلکہ رمضان کی پہلی ہی رات سے رحمت و انعام کی بارشیں شروع ہو جاتی ہیں۔

دوسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جو معمولی اور ہلکے درجہ کے گناہ گار ہیں تو ان کے ساتھ معاملہ اس طرح ہوتا ہے کہ

رمضان کے ابتدائی حصہ میں یہ لوگ روزوں اور دوسرے اعمال حسنہ کے ذریعہ جب اپنے گناہوں کی کچھ تلافی کر دیتے ہیں تو درمیانی حصہ میں ان کو معافی دے دی جاتی ہے اور مغفرت کر دی جاتی ہے۔

تیسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جن کے گناہ اس دوسرے طبقے سے زیادہ ہوتے ہیں۔ وہ جب رمضان کے ابتدائی اور درمیانی حصہ میں روزے رکھ کر اور دوسرے اچھے اعمال کر کے اپنی سیاہ کاریوں کی کچھ تلافی کر لیتے ہیں تو آخری دنوں میں ان کو بھی جہنم سے آزادی دے دی جاتی ہے اور جو لوگ پہلے سے مورد رحمت ہوتے ہیں یا درمیان میں جن کو معافی دے دی جاتی ہیں ان کا تو کہنا ہی کیا اس کے ساتھ تو الطاف و عنایات کا معاملہ روز افزوں ہوتا ہے۔

اللھم اجعلنا منھم

رمضان کے متعلق حضورؐ کا ایک اور مختصر خطبہ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جب رمضان مبارک آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے ارشاد فرمایا۔ لوگو! ماہ رمضان آگیا، یہ بڑی برکت والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں اپنے خاص فضل و کرم سے تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی خاص رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ خطاؤں کو معاف کرتے ہیں اور دعائیں قبول کرتے ہیں اور اس مہینہ میں طاعات اور حسنات اور عبادات کی طرف تمہاری رغبت اور مسابقت کو دیکھتے ہیں اور مسرت و مفاخرت کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھی دکھاتے ہیں۔ پس اے لوگو! ان مبارک دنوں میں اللہ پاک کو اپنی طرف سے نیکیاں ہی دکھلاؤ (یعنی عبادات و حسنات کثرت سے کرو) بلاشبہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو رحمتوں کے اس مہینے میں بھی اللہ عزوجل کی اس رحمت سے محروم رہے۔ (طبرانی)

فائدہ:

سبحان اللہ قربان جائیے اس رحمت و رافت پر کہ خود ہی اپنے پیغمبر کے ذریعہ ہم کو یہ بھی بتلا دیا کہ ہمارے خاص معائنہ کا وقت کون سا ہو گا۔ اللہ اللہ! کیا نصیب اس بندہ کے جس کو روزہ کی بھوک پیاس کی حالت میں نماز پڑھتے یا تلاوت قرآن یا ذکر کرتے یا رات کو صحن مسجد میں تراویح میں رکوع و سجود اور قیام و قعود کرتے یا پچھلے پہر تہجد پڑھتے، اس کا آقا و مولا خود دیکھے اور اپنے درباری فرشتوں سے کہے 'دیکھتے ہو! ہمارا یہ بندہ ہماری رضا کے لئے کیا کر رہا ہے۔ یوں تو وہ مولیٰ علیم و بصیر ہے، سب کچھ ہر وقت دیکھتا ہے مگر یہ دیکھنا ایک خاص قسم کا ہے۔ یہ وہی دیکھنا اور وہی نظر ہے جس کے لئے عشاق تڑپتے اور مرتے ہیں۔

ہزار عمر فدائے دمے کہ من از شوق
بخاک و خون تپم و گوئی از برائے من است

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رمضان کی جب پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین کو جکڑ کر بے بس کر دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ بھی کھلا نہیں رکھا جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ اس کا بند نہیں کیا جاتا اور پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے نیکی اور ثواب کے طالب قدم بڑھا کے آ اور اے بدی کے شائق رک اور اللہ کی طرف سے بہت سوں کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہے اور یہ آزاد کرنا رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے۔ (ترمذی)

فائدہ:

ماہ مبارک کے اندر شیاطین اور سرکش جنوں کے قید کر دینے میں حکمت یہ ہے کہ وہ روزہ داروں کے دلوں میں وسوسہ گناہوں کا نہ ڈال سکیں اور معصیت کی طرف ان کو نہ بلائیں۔ اسی کا یہ اثر ہے کہ اکثر گرفتاراں معاصی اس ماہ مبارک میں گناہوں سے پرہیز کرنے لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو جاتے ہیں اور بعض لوگوں سے اس ماہ کے اندر جو معاصی کا صدور ہو جاتا ہے۔ اس میں شیاطین کی پہلی وسوسہ اندازی اور سابقہ عادت کا دخل ہوتا ہے۔ گناہ گاروں کو چونکہ گناہوں کے کرنے کی عادت پڑی ہوتی ہے اس عادت کی وجہ سے اس مبارک زمانہ میں بھی ان سے گناہ ہو جاتے ہیں یا یہ اثر ہے نفس کی قوت داعیہ الی الشر کا کہ نفس گناہوں کی طرف رغبت دلاتا ہے، اس لئے گناہ ہو جاتے ہیں۔ شیاطین کے اثر سے گناہ نہیں ہوتے تو جو گناہ اس مبارک ماہ میں ہوتے ہیں وہ نفس کے تقاضے اور اس کی قوت داعیہ الشر کے سبب ہوتے ہیں اور شیاطین کے وسوسہ کی وجہ سے جو گناہ رمضان سے قبل ہوا کرتے تھے ان سے اس زمانہ میں لوگوں کو محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ فاسقوں کے بہکانے سے صرف سرکش شیطان روک دیئے جاتے ہیں اور کم درجہ کے شیطان ان کو بہکاتے رہتے ہیں جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ وہ بہ نسبت اور دنوں کے ایام رمضان میں گناہ کم کرتے ہیں لیکن کچھ گناہ ان سے ہوتے رہتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو فیض الباری، جلد ۳ ص ۱۰۱ و فتح الباری، جلد ۴ ص ۹۲-۹۱۔ فتح الملہم، جلد ۷)

اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں، اشارہ اس طرف ہے کہ روزہ داروں کے نفوس فواحش کی آلودگی سے منزہ اور معاصی کے اسباب سے خلاصی پا چکے ہیں اور ان کی خواہشات ختم ہو چکی ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ ایسے کاموں سے باز رہتے ہیں جو دوزخ میں داخلہ کا باعث ہوں۔ چنانچہ کبائر سے روزہ دار خود پرہیز کرنے کا اہتمام کرتا ہے اور صغائر کو روزہ کی برکت کے سبب بخش دیا جاتا ہے۔

اسی طرح بہشت کے دروازے کھولنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ اس مبارک ماہ میں نیک کاموں کی توفیق ہوتی ہے جو کہ بہشت میں داخلہ کا اسباب ہیں۔ (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو التعلیق الصبیح، جلد ۲ ص ۳۴۹)

باقی ملا اعلیٰ منادی کی پکار کہ رمضان کی ہر رات میں وہ پکارتا ہے کہ اے خیر و ثواب کے طالب قدم بڑھا اور اے بدی کے خواہاں رک۔ سو ملا اعلیٰ کی اس ندا کا یہ اثر ہے کہ جس کو ہم گناہ گار بھی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ رمضان مبارک میں عموماً اہل ایمان کا رجحان خیر و سعادت کی طرف بڑھ جاتا ہے۔ بالخصوص ان کے ابرار و صلحاء تو اس ماہ مبارک میں خیر و سعادت کی تحصیل اور رضائے الٰہی کی طلب میں اتنی جدوجہد کرتے ہیں اور اس مہینہ کے دنوں اور اس کی راتوں کو اس طرح گزارتے ہیں کہ یقیناً آسمان کے فرشتوں کو بھی رشک آتا ہو گا اور بہت سے عامی مسلمانوں میں بھی فواحش و معاصی کا میلان اس ماہ مبارک میں دوسرے دنوں کی بہ نسبت ضرور بالضرور کچھ گھٹ جاتا ہے اور نیکیوں کی رغبت ان میں کچھ ضرور پیدا ہو جاتی ہے۔

بقیہ: اداریہ

یہ تمام خوشامدیں اس لئے کی جاتی تھیں کہ انگریز قادیانیوں کی سرپرستی کرتے تھے۔ لاکھوں روپے منی آرڈر اور لفافوں کے ذریعے بھیجے اور اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ دستی رقوم علیحدہ تھیں تاکہ مسلمانوں میں افتراق و انتشار بڑھے اور برطانوی حکومت کو استحکام نصیب ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اگر انگریزوں کو کہیں فتح ہوتی تو قادیان میں گھی کے چراغ جلائے جاتے اور اگر انگریز کو شکست ہوتی تو قادیان میں صف ماتم بچھ جاتی۔ چنانچہ مرزائی اخبار لکھتا ہے:

"جماعت احمدیہ کے لئے خوشی کا مقام ہے کہ اس جنگ میں انگریزی سلطنت قائم ہوئی۔ اور خوشی کی پہلی وجہ یہ ہے کہ انگریز ہماری محسن قوم ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ہمارے مسیح موعود (مردود) کی دعا زبردست رنگ لائی اور صحابہ کی طرح یومئذ یفرح المومنون بنصر اللہ کا انعام ہمیں حاصل ہوا۔"

(ریویو ماہنامہ دسمبر ۱۹۱۸ء)

اسی بات کا احساس کرتے ہوئے جسٹس منیر تمام عناد کے باوجود لکھتا ہے:

"پہلی جنگ عظیم کے دوران جس میں ترکی نے شکست کھائی اور جب ۱۹۱۸ء میں انگریزوں نے بغداد فتح کیا تو قادیان میں جشن فتح منایا گیا۔ اس بات نے مسلمانوں کے قلوب میں سخت رنج اور تلخی پیدا کر دی اور وہ احمدیت کو برطانیہ کی لونڈی خیال کرنے لگے۔"

(منیر تحقیقاتی رپورٹ ص ۱۹۶ (انگریزی))

مصور پاکستان شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے مرزا غلام قادیانی کی ان خوشامدانہ تحریرات کو دیکھ کر کہا۔

دولت اغیار را رحمت شمرد
رقص ہا گرد کلیسا کرد و مرد

یعنی۔ "غیروں کی (انگریزوں) کی دولت (حکومت) کو رحمت شمار کیا اور گرجے و کلیسا کے گرد ناچتے ہوئے مرا۔"

ڈاکٹر محمد انوار اللہ

روزہ تزکیہ نفس، صبر و ضبط اور قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ

روزہ دین اسلام کے پانچ ارکان میں سے تیسرا اہم رکن ہے۔ یہ ایک جامع و مقدس عبادت ہے اور انسانوں کی روحانی و اخلاقی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ روزے کی عبادت اس دنیا کی تمام قدیم و جدید مذاہب میں رائج رہی ہے۔ تمام تاریخ انسانی یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ختم المرتبت حضرت محمد ﷺ کے دور مبارک تک کوئی شریعت انبیاء اور امت ایسی نہیں ہے جس میں روزے جیسی عبادت بحکم الٰہی رائج نہ رہی ہو۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت نوح علیہ السلام تک ہر قمری مہینے کی ۱۳/۱۴ اور ۱۵ تاریخ یعنی ہر ماہ تین روزے فرض تھے۔ قوم عود پر ہر ماہ یوم شنبہ سال میں بارہ روزے کے عشرہ محرم کے روزوں کے علاوہ اور دیگر کئی دنوں کے روزے فرض تھے۔ قوم نصاریٰ پر کئی روزے فرض ہوئے مگر اس نے شریعت عیسیٰ علیہ السلام کے مطابق اس فرض و مقصد کو پورا نہیں کیا بلکہ اپنی جسمانی دلی و دماغی آرام و آرائش کو مقدم رکھا۔

مسلمانوں پر رمضان کے روزے ۲ ہجری میں فرض کئے گئے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں روزے کی فرضیت کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو سکے (سورہ بقرہ۔ آیت ۱۸۳) دراصل روزے کی حقیقت و غایت اولیٰ بھی یہی ہے کہ انسان متقی ہو جائے کیونکہ یہی صفت تمام اعمال خیر کا سرچشمہ ہے اور اس صفت کے بغیر انسان کامل ترین ہو ہی نہیں سکتا۔

روزہ کی تعریف و معنی :

روزہ شرعی اصطلاح میں اللہ رب العزت کے حکم کی مطابقت اور تابعداری میں رکنے اور ٹھہرنے کا نام ہے۔ قرآن مجید میں روزہ کے لئے "صوم" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ "صوم" کے معنی ہیں رک جانا' باز رہنا' ٹھہر جانا' خواہ اس کا تعلق کھانے پینے سے ہو یا بات چیت کرنے اور چلنے پھرنے سے ہو۔ روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں ہے بلکہ لغو اور فحش گوئی و عمل شر سے بچنے کا نام ہے۔ (ابن خزیمہ و ابن حبان)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنی کتاب حجۃ البالغہ میں روزہ کو دراصل تریاق فرمایا جو نفس کے زہر کو مارنے کے لئے مہیا کیا جاتا ہے۔ روزہ درحقیقت تمام نفسیاتی خواہشات پر کنٹرول کرنے کا نام ہے۔

روزہ کی غرض و غایت :

سورہ بقرہ کی آیت ۱۸۳ میں اللہ رب العزت نے واضح فرما دیا کہ روزوں کی غرض و غایت یہ ہے کہ ہم اس سے ڈریں اور تقویٰ اختیار کریں۔ تقویٰ نام ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کا' ان کاموں کی ادائیگی کے ذریعے جن سے منع کیا گیا ہے اور ان کاموں سے بچنے کے ذریعے جن سے منع کیا گیا ہے۔ اس حال میں کہ انسان اللہ کے لئے مخلص ہو اور اپنے دل میں اس کا خوف و ڈر اور چاہت و محبت رکھتا ہو۔ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے بندہ اللہ تعالیٰ کے غصے اور عذاب سے نجات پاتا ہے تقویٰ کا منشا نفس کشی نہیں بلکہ ضبط نفس ہے۔

روزہ کا اصل مقصد :

نفس و جسم کے تین سب سے بڑے و طاقتور مطالبے' ۱ غذا کا مطالبہ ۲ سفلی خواہشات کا مطالبہ ۳ آرام کا مطالبہ۔ اصل بنیاد کا حکم رکھتے ہیں اور روزہ نفس و جسم کے ان تین مطالبوں یا خواہشوں کو اپنے ضابطہ گرفت میں لیتا ہے اور ان پر قابو پانے کی مسلسل ۳۰ دن تک مشق کرواتا ہے۔ سال بھر میں پورے ۷۲۰ گھنٹے کے لئے یہ پروگرام یا مشق کروائی جاتی ہے۔ اس سے نفس قابو میں آ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق نہ صرف رمضان بلکہ رمضان کے بعد بھی باقی گیارہ مہینوں میں بھی وہ ان حربوں پر بھی قابو پالے اور نفس کی جن خواہشوں کو جس وقت جس حد تک اور جس طرح پورا کرنے کی اللہ رب العزت نے اجازت دی ہے انہیں اس ضابطے کے مطابق پورا کرے اس کا ارادہ اس قدر کمزور نہ ہو کہ فرض کو فرض جانتا بھی ہو اور ادا بھی کرنا چاہتا ہوں مگر جسم و نفس پر اس کا حکم ہی نہ چلتا ہو۔ بلکہ جسم کی مملکت میں وہ اس زبردست حاکم کی طرح رہے جو اپنے ماتحت عملہ سے ہر وقت اپنے حسب منشا کام لے سکتا ہے۔ یہی طاقت پیدا کرنا روزے کا اصل مقصد ہے جس شخص نے روزے سے یہ طاقت حاصل نہ کی اس نے خواہ مخواہ اپنے آپ کو بھوک' پیاس اور رات جگے کی تکلیف دی۔

روزے کے تین نتائج :

قرآن مجید میں روزے کے بارے میں تین نتائج کا ذکر کیا گیا ہے۔ ۱ تاکہ تم متقی ہو' ۲ تاکہ تم عطائے ہدایت پر اللہ تعالیٰ کی تکبیر و تقدس کرو ۳ تاکہ تم اس متنزل خیر و برکت اور اس عطائے فرمان پر اللہ رب العزت کا شکر بجا لاؤ۔ اس سے ثابت ہوا کہ روزہ کی حقیقت تین اجزاء سے مرکب ہے۔ اتقاء' تکبیر و تقدس' اور حمد و شکر۔ پس جس طرح حقیقت مرکب کا وجود عین اجزاء کا وجود ہے بغیر وجود اجزاء حقیقت معدوم' اس طرح روزہ بغیر وجود اجزاء کے ثلاثہ معدوم و مفقود ہے۔ روزہ جو ہمارا علاج روحانی ہے یعنی اس سے روحانیت بیدار ہوتی ہے اور حیوانی خصائص پر روحانی و ملکوتی قوتیں غالب آتی ہیں اور انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہو جاتا ہے۔ اگر روزہ سے شفائے روحانی نہ حاصل ہو تو حقیقت میں وہ روزہ نہیں فاقہ ہے۔ اور ایسے روزے دار جن کے روزہ میں اتقاء تقدس اور شکر کے عناصر ثلاثہ نہیں وہ فاقہ کش ہیں۔ وہ ایک بے رنگ و بو پھول کی مانند' ایک جسم بے روح' ایک گوہر بے آب اور ایک آئینہ بے جوہر کے مانند ہے حقیقت ہستیاں ہیں جن کی کوئی قدر و قیمت نہیں حضور ﷺ نے اسی نکتے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ہے۔ "کتنے روزے دار ہیں جن کی روزے سے بجز بھوک و پیاس کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور کتنے تہجد گزار ہیں جن کی نماز تہجد سے بیداری سے سوا کچھ نہیں ملتا۔ (رواہ ابن ماجہ)

روزے کے روحانی و جسمانی فوائد :

روزہ انسان کی روح میں پاکیزگی' اعمال میں پرہیزگاری اور نفس پر قابو پانے کی طاقت و قوت پیدا کرتا ہے۔ روزہ سپر ہے جو انسان کو گناہوں اور حملہ جہنم سے بچاتا ہے۔ یہ جسم کی زکوٰۃ کا جوہر پیدا کرتا ہے۔ یہ روحانی و اخلاقی تربیت اور قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ روزہ ہر شر و برائی سے بچاتا ہے اور اصلاح نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔ روزہ دار کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس کا سونا بھی عبادت اور چپ رہنا بھی تسبیح کے حکم میں ہے۔ روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ روزے کی جزا خود اللہ تعالیٰ ہے یہ خیر محض اور نیکی خالص ہے چنانچہ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "انسان کا تمام عمل اس کے لئے ہے لیکن روزہ میرے لئے ہے اور

میں ہی اس کی جزا ہوں اور روزہ سپر ہے (رواہ البخاری)"
روزہ دار کے لئے دریا کی مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں۔ روزہ ایسی عظیم عبادت ہے جو انسان کو شر سے بچاکر خیر کی طرف لے جاتی ہے۔ تواضع و انکساری' ہمدردی و غم خواری' نظر و ضبط' صبر و شکر' اخوت و بھائی چارگی' ایثار اور پابندی وقت کا درس جتنا روزے میں پایا جاتا ہے اتنا اور کہیں ملنا دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ روزے کے بے شمار فوائد اور حکمتیں ہیں۔ مثلاً" نفس کو کینہ' تکبر' حسد' بخل جیسے برے اخلاق سے پاک کرنا' زبان کو جھوٹ' غیبت' گالی گلوچ سے بچانا' صبر و ایثار' تحمل و بردباری اور سخاوت جیسے اوصاف کا عادی بنانا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حصول کے لئے نفس کا مجاہدہ کرنا۔ علاوہ ازیں اپنے نفس اپنی ضرورت اور کمزوری کو جاننا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے محتاج ہونے کو پہچاننا اور اس کی عطا کی ہوئی نعمتوں کی شکر بجالانا وغیرہ۔

روزہ شہوت کو توڑنے والا ہے۔ یہ قوت ارادی کی بہترین طریقہ پر تربیت کرتا ہے جس سے شریعت کے حدود و قیود کی پابندی ہو جاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شئے کے لئے زکوۃ ہے اور بدن کی زکوۃ روزہ ہے۔ نیز فرمایا روزہ نصف صبر ہے (سنن ابن ماجہ شریف) ۔ایک اور حدیث مبارکہ کے مطابق روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت ہے اور ایک خوشی اس وقت ہو گی جب اپنے رب سے ملاقات فرمائے گا۔

حضرت سہیل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے جن میں سے ایک کا نام "باب الریان" ہے اس سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے۔ (صحیح بخاری و مسلم شریف)

غرض روزہ میں جہاں ظاہر و باطن کا تزکیہ ہوتا ہے وہاں صحت و تندرستی بھی حاصل ہوتی ہے چنانچہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے "جہاد کرو غنیمت حاصل ہو گی۔ روزے رکھو تندرست رہو گے سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے۔" حضور اقدس نے جو کچھ فرمایا بالکل آنکھوں کے سامنے ہے ڈاکٹر و اطباء بھی یہ بات تسلیم کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ روزے کا صحت جسمانی سے خاص تعلق ہے۔ ہمارے جسمانی نظام میں جہاں جہاں بسیار خوری کی وجہ سے خرابی آجاتی ہے وہ خاص وقت تک کھانا پینا چھوڑنے سے درست ہو جاتی ہے۔ روزہ گندگی اور زائد اخلاط (خون' بلغم' سوداء صفراء) کو دور کر کے بدن کو صحت و توانائی بخشتا ہے۔

روزہ خور کے بارے میں چند احادیث

○ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ حاضر ہو گئے جب حضور ﷺ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا۔ آمین۔ جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا۔ آمین۔ جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا۔ آمین جب آپ ﷺ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا ہم نے آج آپ سے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی (منبر پر چڑھتے وقت)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے۔ (جب پہلے درجہ پر قدم رکھا تھا) تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں دوسرے درجے پر چڑھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجے پر چڑھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاوے اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں میں نے کہا۔ آمین۔

○ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوئے ہیں اور ان کے جبڑے چرے ہوئے ہیں جبڑوں سے خون بہہ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں جو اس عذاب میں مبتلا ہیں۔ سید المرسلین کو بتایا گیا کہ یہ لوگ روزہ خور ہیں جو ماہ صیام میں (تندرست و عاقل و بالغ ہونے کے باوجود) روزے نہیں رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو شریعت کے مطابق روزہ رکھنے کی توفیق و قوت عطا فرمائے۔ آمین۔

مولانا محمد اجمل خان لاہور

نماز تراویح کی فضیلت

نماز تراویح کی فضیلت اور اس کا اجر و ثواب محتاج بیان نہیں۔ رمضان میں دن کے فرض روزوں کے علاوہ دوسری شبینہ عبادت قیام لیل (تراویح) کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کو اگرچہ فرض نہیں کیا گیا ہے مگر ایک اعلیٰ درجہ کی نہایت برکت والی عبادت ہے۔ جن دلوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت و محبت اور اس کے ساتھ تعلق عبدیت کا کچھ حصہ ملا ہے' وہی اس لذت سے سرمستی و محویت کو کچھ جان سکتے ہیں۔ جو سارا دن بھوک پیاس کے مجاہدہ میں کاٹنے کے بعد دربار خداوندی کی اس حضوری میں ان کو حاصل ہوتی ہے۔

خوشا وقتے و خرم روزگارے
کہ یارے برخورد از وصل یارے

گویا دن کا روزہ 'عاشقانہ جذب و خود فراموشی کا ایک مظاہرہ اور طالب صادق کا مجاہدہ تھا کہ کھانا پینا بھی بھلا دیا گیا تھا اور رات کی یہ طویل قیام و قرات والی نماز اس عارفانہ سکون اور عابدانہ عجز و نیاز کی صورت ہے جو اس مجاہدہ کے بعد حاصل ہونی ہی چاہئے۔

اس نماز کی فضیلت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کی راتوں میں اللہ کے حضور میں ایمان و احتساب کی کیفیت کے ساتھ کھڑا ہو (یعنی اللہ و رسول کی باتوں پر پورا پورا یقین رکھتے ہوئے اور ان کی بتائے ہوئے اجر و ثواب ہی کی امید و طمع میں) رمضان کی راتوں میں نوافل (تراویح) پڑھے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

تنبیہہ :

اس قیام رمضان (تراویح) کے موجب مغفرت ہونے کے لئے جو حدیثوں میں ایمان و احتساب کی شرط لگائی گئی ہے' اس سے معلوم ہوا کہ اگر یہ عبادت بھی ایمان و احتساب کی کیفیت سے خالی ہو تو پھر روزہ کی طرح اس میں بھی مغفرت ذنوب کی تاثیر نہیں ہوتی۔

درحقیقت عبادات و جملہ اعمال خیر کی روح ہی ایمان و احتساب ہے۔ اس کے بغیر ہر عمل مردہ اور بے جان قالب ہے۔

پس جو لوگ محض ماحول اور سوسائٹی کی عام ہوا کی وجہ سے روزے رکھتے ہیں یا بادل نخواستہ محض اس وجہ سے تراویح میں شریک ہوتے ہیں کہ لوگ ان کو کم ہمت نہ سمجھیں 'یقیناً" ان کے روزے اور ان کی تراویح بالکل بے حاصل ہیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے :

رب صائم لیس له من صیامه الا الجوع و الظماء و رب قائم لیس له من قیامه الا السهر۔

(رواہ ابن خزیمہ والحاکم عن ابی ہریرۃ)

ترجمہ : کتنے ہی روزہ دار ہیں کہ ان کے روزوں کا حاصل بھوک' پیاس کے سوا کچھ نہیں اور کتنے ہی راتوں کو نماز پڑھنے والے ہیں ان کی نمازوں کا حاصل رات کے جاگنے کے سوا کچھ نہیں (یعنی ان کو اپنے روزوں اور اپنی رات کی نمازوں کا کوئی اجر و ثواب نہیں ملنے والا نہیں)

الغرض اعمال خیر کے فضائل میں ایمان و احتساب کی شرط ہر جگہ پیش نظر رہنی چاہئے۔ اعمال کی فضیلتیں اسی سے وابستہ ہیں۔ انما الاعمال بالنیات و انما الامرء

مانوی۔(الحدیث)

وجہ تسمیہ تراویح

نماز تراویح وہ نماز ہے جو کہ نماز عشاء کے بعد نیند سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ اس کو تراویح اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی ہر چار رکعت کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین عظام جنہوں نے پہلے اس نماز پر اجتماع کیا آرام کیا کرتے تھے۔ چنانچہ علامہ طاہر مجمع البحار الانوار میں اور زرقانی موطا میں اور مولانا لکھنوی تعلیق مجد میں فرماتے ہیں :
سمیت الصلو جماعتہ فی لیالی رمضان تراویح لانھم اول ما اجتمعوا علیھا کانو ایستریحون بین کل تسلیمتین۔
اور مجالس الابرار' ص ۱۲۸ میں ملا احمد رومیؒ فرماتے ہیں
: وانما سمی بھالان الصحابتہ کانو ایستریحون بین کل اربع رکعات من اجل طول قیامھم فی الصلو
ترجمہ : "یعنی تراویح کا نام تراویح اس لئے رکھا گیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر چار رکعت کے بعد بسبب طول قیام کے آرام کیا کرتے تھے' اس لئے ہر چار رکعت کو ترویحہ کہتے ہیں۔" (ترویحہ کے معنے ایک دفعہ آرام کرنا ہے' تراویح اس کی جمع ہے۔) (وکذافی کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ۔ جلد ۱ ص ۳۴۳)

نکتہ :
اس نماز کے نام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نماز آٹھ رکعت نہیں' کیونکہ آٹھ رکعت دو ترویح ہیں۔ تراویح صیغہ جمع کا ہے۔ کم از کم تین ترویحہ پر اس کا اطلاق صحیح ہو سکتا ہے۔ آٹھ رکعت پر حقیقتاً" اس کا اطلاق صحیح نہیں۔ بیس رکعت چونکہ پانچ تراویح وتے ہیں' اس لئے بیس رکعت پر تراویح کا اطلاق حقیقتاً" صحیح ہے۔

نماز تراویح مسنون ہے' بدعت نہیں

تمام آئمہ نماز تراویح کے سنت ہونے پر متفق ہیں۔ طحطاوی علی المراقی' ص ۲۲۴ میں ہے کہ مسلمانوں میں سے بجز روافض کے کوئی شخص اس کا منکر نہیں۔ قال فی البرھان قد الجتمعت الامتہ علی مشروعیتہ التراویح و جوازھا و لم ینکرھا احد من اھل القبلتہ الا الروافض ذکرہ العلامتہ نوح اھ اور ماثبت بالسنتہ میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بعض کتب فقہ سے نقل کیا ہے کہ کسی شہر کے لوگ اگر تراویح چھوڑ دیں تو اس کے چھوڑنے پر امام ان سے مقاتلہ کرے۔
نماز تراویح کی بیس رکعت کے مسنون ہونے پر صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین کا اتفاق چلا آتا ہے۔ مشرق و مغرب میں بیس رکعت پڑھی جاتی ہیں' حتی کہ داؤد ظاہری بھی بیس رکعت کا ہی قائل ہے۔ چنانچہ علامہ شامی رد المختار شرح در مختار' جلد ۱ ص ۵۱۱ میں لکھتے ہیں التراویح سنتہ موکلد لمواظبتہ الخلفاء الراشدین اجماعا بعد صلو العشاء و ھی عشرون رکعتہ وھو قول الجمھور و علیہ عمل الناس شرقا" و غربا"۔ اھ۔

ترجمہ : تراویح بالا جماع سنت موکدہ ہے کیونکہ اس پر خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے مواظبت فرمائی۔ اس کا وقت نماز عشاء کے بعد ہے اور اس کی رکعتیں بیس ہیں۔ یہی جمہور علماء کا قول ہے اور اسی پر شرق و غرب کے مسلمانوں کا عمل ہے۔

نماز تراویح آنحضرت ﷺ کے دور مبارک میں شروع تھی۔ سرور عالم ﷺ نے بذات خود تین صلوۃ تراویح کی جماعت کا اہتمام فرمایا۔ لوگ بکثرت جماعت میں بڑھتے گئے تو آپ نے اس اندیشہ سے کہ یہ نماز امت پر بوجہ ان کے اشتیاق کے فرض نہ ہو جائے' جماعت کے ساتھ پڑھنا ترک کر دیا کیونکہ فرضیت کی صورت میں امت کے تمام افراد خصوصاً" بوڑھوں اور بیماروں کی بڑی تنگی رہتی' اس کے بعد لوگ اکیلے اکیلے یا دو دو 'تین تین مل کر پڑھنے لگے۔ آنحضرت ﷺ سے نماز تراویح تین راتیں پڑھیں لیکن کسی صحیح حدیث میں ان تین راتوں میں سے کسی رات کی نماز تراویح کی رکعات مذکور نہیں۔
حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوریؒ بذل المجہود' جلد ۲ ص ۳۰۴ میں فرماتے ہیں :
واعلم انھم اختلفوا فی عدد رکعات التراویح و لم یقع فیماروی عن رسول اللہ صلی اللہ وسلم انہ قراء ثلاث لیالی عدد رکعاتہ بطریق صحیح۔ اھ۔
آنحضرت ﷺ سے قولاً" و فعلاً" عدد تراویح کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ اس پر مزید علماء کی شہادتیں ذکر کی جاتی ہیں۔
شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں : ومن ظن ان قیام رمضان فیہ عدد موقت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یزاد ولا ینقص منہ فقد اخطاء (فتاوی ابن تیمیہ' جلد ۲ ص ۴۰۱)
ترجمہ : جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے تراویح کے باب میں کوئی معین عدد ثابت ہے' جو کم و بیش نہیں ہو سکتا' وہ غلطی پر ہے۔
اور علامہ سبکیؒ شرح منہاج میں فرماتے ہیں :
اعلم انہ لم ینقل کم صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تلک اللیالی ھل ھو عشرون اواقل۔ اھ۔
ترجمہ : یقین کرو کہ (کسی صحیح روایت میں) منقول نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان راتوں میں کس قدر رکعتیں پڑھائیں۔ بیس یا کم۔
(المصابیح فی صلوۃ التراویح للسیوطی' ص ۴۴)
اور علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں : ان العلماء اختلفوا فی عددھا ولو ثبت ذالک من فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یختلف فیہ۔
ترجمہ : علماء کا تراویح کے عدد میں اختلاف ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ کے فعل سے کوئی عدد ثابت ہوتا ہو تو اختلاف نہیں ہو سکتا تھا۔

علامہ شوکانی "نیل الاوطار" میں فرماتے ہیں :
والحاصل الذی دلت علیہ احادیث الباب و مایشابھھا ھو مشروعیتہ القیام فی رمضان و الصلوۃ فیہ جماعتہ و فرادی۔ فقصر الصلوۃ المسماۃ بالتراویح علی عدد معین و تخصیصھا بقراۃ مخصوصتہ ترد بہ سنتہ۔ اھ۔
ترجمہ : اس باب کی حدیثوں اور ان کے مشابہ حدیثوں کا حاصل قیام رمضان کی مشروعیت اور اس میں نماز ادا کرنا ہے' خواہ جماعت سے ہو یا تنہا۔ پس نماز تراویح کو کسی عدد معین پر محدود کرنا یا کسی خاص قرات کے ساتھ مخصوص کرنا سنت میں وارد نہیں ہوا۔
(وکذا فی السیل الجرار للشوکانی)
علامہ وحید الزمان اہل حدیث لکھتے ہیں :
ولا یتعین لصلوۃ لیالی رمضان یعنی التراویح عدد معین۔ اھ۔
ترجمہ : یعنی رمضان کی راتوں کی نماز تراویح کے لئے کوئی عدد معین نہیں ہے۔ (نزل الابرار' جلد ۱ ص ۱۲۶)
نواب صدیق حسن خان مرحوم اہل حدیث لکھتے ہیں :
ان صلو التراویح سنتہ باصلھا لما ثبت انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاھا فی لیالی ثم ترکہ شفقتہ علی الامتہ ان لا تجب علی العامتہ او یحسبوھا واجبتہ و لم یات تعین العدد فی الروایات الصحیحتہ المر فوعتہ۔ لکن یعلم من حدیث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتھد فی رمضان مالا یجتھد فی غیرہ رواہ مسلم ان عددھا کثیر۔ (الانتقاد' ص ۱۱۱۔ و سراج الوہاج)
ترجمہ : اصل نماز تراویح سنت ہے' اس لئے کہ ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے چند راتوں میں اس کو پڑھا ہے۔ پھر امت پر شفقت کی وجہ سے اس کو چھوڑ دیا ہے کہ کہیں عام لوگوں پر واجب نہ ہو جائے یا اس کو واجب نہ سمجھ بیٹھیں اور عدد معین صحیح مرفوع روایات میں وارد نہیں لیکن صحیح مسلم حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ رمضان میں جتنی محنت و کوشش کرتے' اتنی غیر رمضان میں نہیں کرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی تراویح کا عدد زیادہ تھا۔ (صرف گیارہ یا تیرہ نہیں تھا بلکہ بیس یا زیادہ تھا)
اب یہاں جو امر قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ جن باتوں میں شارع علیہ السلام نے ہمیں اختیار دیا ہے اور ان کو ہمارے اختیار پر چھوڑ دیا ہے' جیسے تراویح کی رکعات کہ اس میں ہمیں اختیار ہے کہ جس قدر چاہیں پڑھیں اور اپنی طرف سے کوئی تعداد اس میں ہمارے لئے مقرر نہیں کی' تو اس قسم کے امور میں اگر ہم اپنے اختیار سے ان لوگوں کو اختیار کو ترجیح دیں جو ہم سے علم و فضل اور دیانت اور تقوی اور فہم

و قراءت میں، فرضیکہ ہر باب میں بہتر اور افضل ہیں تو کیا یہ درست ہے یا نہیں؟ ہم قرآن و حدیث پر جہاں تک غور کرتے ہیں، ان کا جواز اثبات میں پاتے ہیں۔ دیکھو قرآن میں ہے: واتبع من اناب الی الآیۃ (ترجمہ: جن لوگوں نے میری طرف رجوع کیا ہے ان کی پیروی کر) اور ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین جو خدا پرست، دیندار، تقویٰ شعار، اہل فضل و کمال ہیں، وہ من اناب الی میں ضرور داخل ہیں، اسی لئے تو آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ کی اقتداء کا عام طور سے حکم دیا ہے۔

اس لئے ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے عہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک حرمین شریفین اور اطراف اکناف عالم میں بیس تراویح پڑھی جاری ہیں اور ائمہ اربعہ بھی اسی کے قائل ہیں دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

مولانا عبد الرشید ارشد

رمضان المبارک: قرآنِ کریم کے نزول کا مہینہ

رمضان المبارک اور قرآن مجید دونوں لازم و ملزوم ہیں رمضان قرآن مجید کے نزول کا مہینہ ہے اور اس کی سالگرہ ہے اس مبارک مہینے میں قرآن پاک لاکھوں نہیں کروڑوں مرتبہ ختم کیا جاتا ہے۔ گلی گلی، محلے محلے قرآن کریم کی تلاوت و قرات کی محفلیں بپا ہوتی ہیں۔ بچے بوڑھے اور مرد و زن شب و روز قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول ہیں یہ دنیا کی سب سے منفرد اور عظیم کتاب اتنی مرتبہ پڑھی اور سنی جاتی ہے جس کی روئے زمین پر ازل سے لے کر ابد تک کوئی مثال نہیں۔ مگر افسوس ہے کہ احکامات شریعت پر مبنی یہ کتاب ہدی ہماری عملی زندگی میں دخیل نہیں۔ اس کے روشن اور بین احکامات عملاً" معطل چلے آ رہے ہیں۔ ہم اس کتاب ہدی کو جو انسانیت کے لئے خدا کا آخری پیغام تھی، انقلاب آفرین دستور العمل پر مشتمل تھی، جو زندگی کی تمام الجھنوں اور پیچیدگیوں کا حل تھی، جو ہر درد کا درماں اور ہر دکھ کا علاج تھی، جو ہمارے سیاسی، اخلاقی، سماجی، معاشی، معاشرتی، ملی، قومی اور بین الاقوامی تمام مسائل میں رہنما تھی ہم نے اسے محض کتاب گردان کر مسجد کی چار دیواری میں محصور کر دیا محض حصول ثواب کی خاطر بن سمجھے بوجھے اس کی ورق گردانی کو اپنا وظیفہ بنا لیا یہ کتاب الہی کے ساتھ انصاف پر مبنی رویہ نہیں روز قیامت اس کی شکایت خود قرآن مجید یوں کرے گا۔

اے میرے پروردگار میرے ماننے والی امت نے مجھ پر ظلم کیا اور مجھے متروک العمل بنا دیا۔

مفکر پاکستان علامہ اقبال قرآن پاک کے ساتھ امت مسلمہ کے اس غیر منصفانہ اور بے رحمانہ سلوک کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

بدست صوفی و ملا اسیری
حیات از حکمت قرآں نگیری
بآیاتش ترا کارے جز ایں نیست
کہ از یاسین او آساں بمیری

قرآن پاک کے ساتھ ہمارا یہ سلوک اس عہد زبوں کی یاد ہے جب امت مسلمہ پر ہمہ گیر زوال تھا بیشتر اسلامی ممالک استعماری قوتوں کے زیر نگیں آ چکے تھے اسلامی قوانین معطل اور اسلامی عدالتیں معزول ہو چکی تھیں اور مسلمانوں پر غیر اسلامی قوانین مسلط کر دیئے گئے اور انہیں بتدریج غلامی پر رضا مند رکھنے کے لئے قرآن و سنت کی تعلیم سے بیگانہ رکھا جا رہا تھا اور نظام تعلیم ان خطوط پر منظم کیا گیا تھا کہ اس سے فارغ ہونے والی نسلیں یہ باور کر لیں کہ دین کو دنیا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ انہیں وثوق حاصل ہو کہ دین محض انسان کی انفرادی زندگی سے متعلق ہدایات دیتا ہے اور قرآن محض اصلاح فرد اور تزکیہ نفس کی کتاب ہے۔

نتیجتاً" دو صد سالہ دور غلامی میں استعماری قوتیں اپنی اس سازش میں خاصی حد تک کامیاب ہو گئیں اور امت مسلمہ کا ایک معقول اور معتدبہ حصہ اس زہریلے پروپیگنڈے اور اسلام دشمن نظریے سے متاثر ہو گیا۔ تاہم عالم اسلام بالکل بنجر اور ناکارہ نہیں رہا مختلف ادوار میں ایسے افراد اور اشخاص پیدا ہوتے رہے جو مسلمانوں میں حقیقی اسلام کی روح پیدا کرتے اور انہیں اسلام کی ہمہ گیر اور ہمہ جہت تعلیمات سے آگاہ کرتے۔ بالخصوص گزشتہ نصف صدی میں عالم اسلام میں احیاء دین اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی کئی تحریکوں نے جنم لیا اور انہوں نے حالات کی سنگینی اور ناموافقت کے باوجود پوری قوت اور شدت کے ساتھ اسلام کے روئے تاباں پر پھیلائی گئی اس تاریکی کو دور کر کے اس کا اصلی چہرہ نمایاں کیا اور امت مسلمہ میں پھر سے یہ ذوق، جذبہ اور ذہنیت پیدا کی کہ اسلام ایک عالمگیر اور مکمل نظام حیات ہے اور کتاب و سنت میں انسانی زندگی کے تمام مسائل کا حل موجود ہے علامہ اقبال انہیں مفکرین سے ایک ہیں جنہوں نے اسلام کی ہمہ گیر حیثیت کو اجاگر کیا اور کتاب الہی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تو ہمی دانی کہ آئین تو چیست
زیر گردوں سر تمکین تو چیست
آں کتاب زندہ قرآن حکیم
حکمت او لازوال است و قدیم
نوع انساں را پیام آخریں
حامل او رحمۃ للعالمین

علامہ اقبال نے ان اشعار میں سید عالم ﷺ کے اس ارشاد گرامی کی ترجمانی کی ہے جس میں آپ نے امت مسلمہ کے عروج و زوال کے اسباب کا تذکرہ فرماتے ہوئے قرآن مجید کو بنیاد قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ

اس کتاب ہدایت کی بنیاد پر بہت سے لوگ راہ راست پا لیتے ہیں اور بہت سے (اس کو نظر انداز کر کے) قعر ذلت میں جا گرتے ہیں۔ اسلامی تاریخ پر اس حدیث کا انطباق معجزے سے کم نہیں۔

تاریخ شاہد عادل ہے کہ مسلمانوں کا عروج و اقتدار قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے تھا اور امت کا زوال قرآن پاک سے روگردانی اور اعراض سے ہے۔ گویا

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

اگر آج ہم پھر قرآن کی طرف لوٹ آئیں ہماری درس گاہیں دیگر علوم کے ساتھ قرآن و سنت کی تعلیم کو بھی اساسی طور پر داخل نصاب کر لیں تو نسل نوجو ہر قوم اور ملت کے مقدر کا چمکتا ہوا ستارہ سمجھی جاتی ہے قرآن آشنا ہو کر اسلامی انقلاب کا ہراول دستہ ہو سکتی ہے۔ قرآن سے غفلت اور دینی تعلیم سے بیگانگی نوجوانوں کو تشکیک زدہ اور اباحت پسند بنا رہی ہے۔ قرآن مجید اپنے ماننے والوں اور پیروں کو دین و دنیا دونوں میں فلاح و کامرانی کی ضمانت دیتا ہے اور وہ ہر زمانے میں مکان ہر رنگ اور ہر نسل کے لئے پیغام نجات اور باعث رحمت ہے اس کے دامن میں ہر دور اور ہر دیار کے تقاضوں کے لئے گل ہائے رنگارنگ موجود ہیں۔ مگر ان سے استفادہ نہیں کیا جاتا اگر کہیں قرآن مجید کی درس و تدریس ہو بھی رہی ہے تو اس میں اختلافی نکات کو زیادہ ابھارا جاتا ہے اور علماء کا ایک طبقہ قرآن مجید کی تعلیم کے نام پر کلامی اور فقہی مسائل میں بری طرح الجھا بلکہ نبرد آزما

ہے۔ ان کی غضب آور تقریریں اور نفرت انگیز بیانات اور عامیانہ لب و لہجہ لوگوں کو قرآن کریم کی حقیقی چاشنی سے محروم رکھتا ہے۔ قرآن مجید صرف نماز' روزہ' حج و زکوۃ یا نکاح و طلاق ہی کے مسائل بیان نہیں کرتا ہے بلکہ اس میں انفرادی' اجتماعی مسائل سے متعلق اصول بیان فرمائے گئے ہیں۔ حلال' حرام' جائز و ناجائز سے لے کر زراعت و تجارت' معیشت و معاشرت تک' نکاح و طلاق سے لے کر اصلاح نفس سے لے کر اصول سیاست تک' باہمی رواداری سے لے کر قانون شہادت و عدالت تک' تولنے ناپنے سے لے کر صداقت و امانت تک تمام مسائل سے متعلق ہدایات موجود ہیں۔

اگر ہم پاکستان کو ایک حقیقی اسلامی ریاست میں تبدیل کرنے کے متمنی ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسلام اپنے اصلی روپ میں جلوہ گر ہو تو قرآن مجید کی تعلیمات کو عام کرنا ہو گا۔ قرآن مجید کی تعلیم کے بغیر اسلامی حکومت کا خواب بھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

رمضان المبارک کے مہینہ میں قرآن مجید پڑھنے اور سننے کے بعد اس عہد کی تجدید کرنی چاہئے کہ اے اللہ العالمین ہم نے تیری ہدایات سے معمور کتاب پڑھی اور سنی اور اس کی ہدایات کو سمجھ لیا اب ہم ان پر پابندی کے ساتھ عمل کرنے کا عہد کرتے ہیں اور یہ وعدہ کرتے ہیں کہ تیری اس برتر و باعظمت کتاب ہدایت کے مطابق اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی گزارنے کی سعی کریں گے۔

ایماں کی حفاظت تجھے مطلوب اگر ہے
قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلمان

از مولانا عبدالصمد صاحب صارم

زکوٰۃ ◊ اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن

زکوۃ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے' جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہے اور جو ادا نہیں کرتا وہ فاسق ہے۔

انسان مال کی محبت میں بہت سے گناہ اور بد اخلاقیوں کا مرتکب ہوتا ہے اور اس میں بخل' خود غرضی' کمینہ پن جیسی عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے وہ حقوق جو اس کے ذمہ عائد ہوتے ہیں ان کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے لگتا ہے۔

جس طرح ہمارے ذمہ ماں باپ' بیوی بچے اور رشتہ داروں کے حقوق ہیں۔ اسی طرح غریبوں کے بھی ہم پر کچھ حقوق ہیں جو زکوۃ کی صورت میں ادا ہوتے ہیں۔

چونکہ زکوۃ ادا کرتے رہنے سے مال کی محبت کم ہو جاتی ہے اور بخل و خود غرضی وغیرہ سے انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔ طبیعت میں نرمی' رحم اور حلاوت پیدا ہو جاتی ہے۔ کلام پاک میں ارشاد ہے کہ اللہ پاک نے مسلمانوں کا جان و مال' جنت کے بدلے خرید لیا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کا جان و مال خدا کی ملکیت ہے۔ خدا نے بندہ کو مال دے کر اس میں دوسروں کے کچھ حقوق مقرر کر دیئے ہیں۔ تاکہ بندہ خریداری کا ثبوت دے کر جنت کا وارث بن سکے۔ نماز جانی قربانی ہے تو زکوۃ مالی قربانی!

کلام پاک میں بتیس جگہ زکوۃ کی تاکید آئی ہے۔

مسائل زکوۃ :

زکوۃ ایک خاص نصاب مال پر واجب ہوتی ہے۔ نصاب کا مطلب مال کی وہ مقدار ہے جس پر زکوۃ واجب ہو جاتی ہے۔ اگر مال اس سے کم ہے تو زکوۃ واجب نہیں وہ ہے ساڑھے باون تولہ چاندی' یا ساڑھے سات تولہ سونا بحساب چالیس روپے پر ایک روپیہ یعنی چالیسواں حصہ زکوۃ کا ہوتا ہے۔ اس کے موافق تمام مال کا حساب لگایا جاسکتا ہے۔

زکوۃ ہر مسلم' عاقل' بالغ' صاحب نصاب پر فرض ہے۔ بشرطیکہ اس مال پر پورا ایک سال گزر گیا ہو۔ اگر پورا سال نہیں گزرا اور مال ختم ہو گیا تو زکوۃ واجب نہیں۔ اسی طرح قرض دار انسان پر زکوۃ دینا ضروری نہیں۔ پہلے قرض ادا کرے گا۔ اگر اس سے روپیہ بچ جائے اور وہ بقدر نصاب ہو تو زکوۃ واجب ہو گی۔

کچا سونا' چاندی' زیور' نقد روپیہ نوٹ' تجارتی مال' سب کا ایک ہی حکم ہے۔ مکانات سواری کا جانور' پہننے کے کپڑے' برتن اور گھر کے اسباب پر زکوۃ نہیں ہے۔ ہاں اگر یہ چیزیں تجارت کی غرض سے خریدی جائیں تو زکوۃ واجب ہے۔

جو روپیہ بینک میں ہو اس پر بھی زکوۃ ہے۔ زکوۃ دیتے وقت زکوۃ کی نیت کرنا ضروری ہے البتہ لینے والے سے اس بات کا کہنا ضروری نہیں۔ اگر عربی مدارس میں زکوۃ دینا ہے تو اس امر کا اظہار کر دینا چاہئے کہ یہ زکوۃ کا مال ہے تاکہ یہ غریب طالب علموں پر ہی صرف ہو۔ تعمیر وغیرہ پر صرف نہ ہو۔ سال گزرنے پر زکوۃ کا روپیہ علیحدہ نکال کر رکھ دے۔ اب اس کو چاہئے تو یکمشت دے دے اور جی چاہے تو تھوڑا تھوڑا دیتا رہے۔

جس دن سے مال قبضہ میں آیا اور نصاب پورا ہوا ہے۔ اسی دن سے زکوۃ کا سال شروع ہو جاتا ہے۔ مثلاً" اگر کسی شخص کو بقر عید کے دن ایک سو روپیہ ملا تو اگلے سال اسی دن تمام ہو جائے گا اور زکوۃ واجب ہو جائے گی۔ اگرچہ بیچ سال میں اتنی رقم نہ ہی ہو۔ اعتبار شروع اور آخر سال کا ہے۔

سال تمام ہونے سے پہلے بھی زکوۃ دے سکتا ہے یعنی زکوۃ پیشگی ادا ہو جاتی ہے۔

جس مال پر زکوۃ واجب ہوتی ہے چاہئے تو اسی مال میں سے دے دے اور چاہے تو اس کی قیمت ادا کر دے۔ مثلاً" اگر چاندی پر زکوۃ واجب ہوئی ہے تو جی چاہے اسی چاندی میں سے چالیسواں حصہ دے دے اور جی چاہے اس کے بقدر روپیہ ادا کر دے۔

اگر کسی کے ذمہ تمہارا ایک سو روپیہ ہے اور وہ شخص اس بات کا اقرار کرتا ہے منکر نہیں ہے تو اس روپیہ پر بھی زکوۃ ہے۔ وہ جانور جو گھر کے دودھ کے لئے ہے اس پر زکوۃ نہیں ہے۔ البتہ اگر تجارت کے لئے جانور پالے ہیں تو ان پر زکوۃ واجب ہے۔

مصارف زکوۃ :

زکوۃ کن لوگوں کی دی جاسکتی ہے اس کا جاننا بھی ضروری ہے کیونکہ اگر زکوۃ کا مال جان بوجھ کر کسی مالدار کو دے یا تو زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔ زکوۃ فقیر کو دینی چاہئے۔ فقیر وہ ہے جو نصاب سے کم مال کا مالک ہو یا مسکین کو دینی چاہئے۔ مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ ایسا آدمی جو اس قدر مقروض ہو کہ اپنا قرضہ ادا نہ کر سکتا ہو اس کو زکوۃ دی جا سکتی ہے۔ مفلس مجاہد' مفلس مسافر' مفلس طالب علم' مفلس حاجی کو زکوۃ دینی چاہئے۔

اپنی اولاد' ماں باپ' بیوی' نانی' دادی' دادا' نانا' اور اپنے غلام کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ البتہ تندرست انسان بشرطیکہ وہ مفلس ہو مستحق زکوۃ ہے۔

زکوۃ کے زیادہ مستحق اپنے رشتہ دار پڑوسی اور اہل شہر ہیں۔ اگر ان سے بچ رہے تو دوسرے شہر کو بھیج سکتے ہیں۔ یا اگر کوئی اپنا عزیز کسی دوسرے شہر میں ہو تب بھی اس کا خیال رکھنا چاہئے اور اس کو دوسرے اہل شہر پر ترجیح دینی چاہئے۔

صاحبزادہ قاری محمد سالک رحیمی جہانیاں شہر

فضائل سیدنا حسن ابن سیدنا علی رضی اللہ عنہما

حضرت حسن، حضرت حسین دونوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور سیدہ فاطمۃ الزہرا بنت رسول ﷺ کے نور نظر ہیں دونوں اپنے والد والدہ اور رسول مکرم ﷺ کے بے حد پیارے اور لاڈلے تھے سرکار دو عالم ﷺ دونوں سے بے حد پیار کرتے تھے۔

۱۵ رمضان المبارک میں حضرت حسن پیدا ہوئے ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ کی پیدائش کے بعد حضور ﷺ سیدہ فاطمۃ الزہرا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ حرب فرمایا نہیں اس کا نام حرب نہیں حسن ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے حرب کو حسن میں تبدیل کر دیا۔ حرب (جنگ) کو حسن صلح و آشتی میں ڈھل گئے چنانچہ مستقبل میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا یہی کردار امت کے سامنے آیا اور آپ نے مسلمانوں کے دو گروہوں میں اس انداز سے صلح قائم فرمائی کہ آج تک اس کی خوشبو مہک رہی ہے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ جب پیدا ہوئے تو آپ کے کانوں میں رسول اللہ ﷺ نے اذان دی اور آپ کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا پیدائش کے ساتویں روز ختنہ کرایا اور عقیقہ کیا اور بال ترشوا کر ان کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی حضرات براء فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اس حال میں کہ حسن رضی اللہ عنہ ابن علی رضی اللہ عنہ آپ کے کندھوں پر سوار تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اے اللہ میں اس کو محبوب رکھتا ہوں آپ بھی اس کو محبوب رکھیں (بخاری و مسلم) ایک اور روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ (بخاری)

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اپنے نانا سرکار دو عالم ﷺ کی شبیہ مبارک تھے آپ کا چہرہ مبارک آپ کے لب مبارک آپ کی آنکھیں، ابرو سر کے بال، تبسم مسکراہٹ، انداز تکلم یہ سب امام الانبیاء ﷺ سے ملتے جلتے تھے یہی وجہ ہے کہ ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عصر کی نماز پڑھا کر مسجد سے باہر تشریف لائے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے دیکھا تو سامنے حضرت حسن رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن کو پکڑ کر اپنے کندھوں پر بٹھا لیا اور فرمایا قسم ہے کہ خدا کی حسن نبی ﷺ کے مشابہ ہیں علی رضی اللہ عنہ کے نہیں اور حضرت علی یہ بات سن کر ہنس رہے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ خود روایت فرماتے ہیں کہ حسن سینے سے لے کر سر مبارک تک رسول کریم ﷺ کے مشابہ تھے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ قدموں سے لے کر سینے تک رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے گویا دونوں صاحبزادے رسول عربی ﷺ کی تصویر تھے اور آپ کے حسن و جمال کی عکاسی کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی حضرت حسن سے محبت کا نقشہ کچھ یوں کھینچتے ہیں میں حضور ﷺ کے ساتھ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اثم لکع، کہاں ہے یعنی حسن آپ ﷺ نے دو مرتبہ ایسے فرمایا کہ حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی گردن میں بانہیں ڈال دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے خدا میں اسے حسن سے محبت رکھتا ہوں آپ بھی اسے سے محبت فرمائیں اور محبت رکھ اس سے جو اس سے محبت رکھے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضور سرور دو جہان ﷺ سجدے میں تھے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھیلتے ہوئے آئے اور کمر مبارک پر سوار ہو گئے حضور ﷺ نے سجدہ طویل کر دیا اور اس وقت تک سر مبارک نہیں اٹھایا جب تک سیدنا حسن رضی اللہ عنہ خود نیچے نہیں اترے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو نماز کی طوالت کے متعلق فرمایا کہ میرا بیٹا حسن میری کمر پر سوار تھا میں نے جلدی کرنا ناپسند سمجھا یہاں تک کہ وہ از خود نیچے اتر جائے ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بچپن میں مسجد آئے اور آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ ﷺ نے خطبہ چھوڑ کر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو گود میں اٹھا لیا اور منبر پر اپنے ساتھ بٹھا لیا آپ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کبھی قوم کی طرف دیکھتے اور کبھی حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اور آپ نے ارشاد فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے گا۔ (مشکوٰۃ)

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ پنجم ہیں آپ نے امت کی خیر خواہی کے لئے عہدہ خلافت سے دستبرداری کا اظہار فرماتے ہوئے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مان لیا اور حضور ﷺ کا یہ فرمان حرف بحرف پورا ہوا۔

سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنت میں جوانوں کے سردار ہیں حضرت صحابہ کرام اور خصوصاً خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین سیدنا حسن رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ سے بے حد محبت کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو بار خلافت سے جب صحابہ کرام کے وظائف مقرر فرمائے تو جو صحابہ کرام جنگ بدر کے جہاد میں شریک ہوئے تھے ان کے وظائف سب سے زیادہ مقرر فرمائے چنانچہ جب حسنین کریمین کی باری آئی تو ان کے وظائف بھی بدری صحابہ کے برابر مقرر فرمائے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں حضرات حسنین کا مقام بہت ہی بلند تھا ظاہر ہے کہ حضرات حسنین بدر کے جہاد میں شریک نہیں ہوئے تھے لیکن سیدنا فاروق اعظم نے محض نسبت رسول ﷺ کی وجہ سے آپ کو بدری صحابہ کے درجہ میں رکھا اہل سنت والجماعت بھی حضرات حسنین کریمین سے اسی طرح محبت رکھتے ہیں جس طرح دوسرے صحابہ کرام سے محبت کرتے ہیں۔

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اپنا نصف مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا اور دو مرتبہ اپنا پورا مال راہ خدا میں تقسیم کر دیا سیدنا حسن مجسمہ حلیم الطبع متوکل بردبار شب بیدار پرہیزگار، خلیفۃ المسلمین، سبط رسول، دوش نبوت پر سوار ہونے والے سید شباب اہل الجنۃ فدا کار رسول ﷺ زاہد و عابد مجسمہ خشیت الٰہی میں نمایاں اوصاف تھے۔

ایک روایت کے مطابق سیدنا حسن رضی اللہ عنہ ۵ رمضان المبارک ۴۹ھ میں بعمر ۴۶ سال وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

●●

حضورؐ کی ذات قدسی صفات میں ہر مومن کے لئے اسوہ حسنہ ہے

"تم لوگوں کے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے جو اللہ سے اور روز آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہو رسول اللہؐ کا ایک عمدہ نمونہ موجود ہے۔"

(پارہ ۲۱:۱۹)

دوسری و آخری قسط

تحریر:۔ مفتی مزمل حسین کاپڑیا' پاکستان

ایک انگریز کا قبولِ اسلام

کیٹ اسٹیونز سے یوسف اسلام تک

ہم یورپین مسلمانوں کے ساتھ اور بالخصوص ان نوجوانوں کے ساتھ جو کہ مسلمان ہوئے ہیں اس موضوع پر تبادلہ خیال کر رہے ہیں کہ کس طرح یہاں کے نوجوانوں کو مسلمان کیا جائے۔ درحقیقت یورپ میں مسلمان اس قدر منظم نہیں ہیں کہ وہ کسی نئے مسلمان ہونے والے کو کوئی سہارا علمی و مالی اعتبار سے دے سکیں۔ اس لئے کہ ایک مذہب کو ترک کر کے دوسرے مذہب میں داخل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے خاندان' دوست اور معاشرہ سے کٹ گئے۔ اس لئے ہم مسلمانوں کے پاس اتنا انتظام ہونا چاہئے کہ ہم اپنے معاشرہ سے کٹ کر آنے والے ایک نومسلم کو ہر اعتبار سے سہارا دے سکیں اور اس کو یہ محسوس نہ ہو کہ میں نے اسلام کو اپنا کر کوئی غلطی کی ہے۔ غیر مسلم نوجوانوں میں ایک اسلامی تبلیغ اس وقت تک زیادہ موثر نہیں ہو سکتی جب تک ہم خود مسلمان انفرادی اور اجتماعی مذہبی اور سیاسی طور پر منظم نہ ہوں۔

بہرکیف ان سب مسائل کے باوجود ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح ان غیر مسلموں کو بھی مسلمان کیا جاسکے۔

سوال:۔ آپ ماشاء اللہ شاعر بھی ہیں اور گلوکار بھی اور اس کے ساتھ ساتھ آپ اسلامی نرسری طرز پر اسکول بھی چلا رہے ہیں' کیا آپ نے بچوں کے لئے کچھ اسلامی نظمیں بھی انگریزی زبان میں لکھی ہیں؟

جواب:۔ جی ہاں میں نے چند نظمیں لکھی ہیں۔ اسی طرح میں نے ایک نظم عربی کی حروف تہجی کے اعتبار سے لکھی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی چند عربی نظموں کو انگریزی نظم میں منتقل کرنے کا پروگرام ہے اور جیسے کہ مجھے معلوم ہوا کہ آپ بھی اسلامی نرسری اسکول اور حفظ القرآن کا مدرسہ چلا رہے ہیں' اگر آپ اس سلسلہ میں مدد کریں تو میں مزید انگریزی نظمیں لکھ کر ان بچوں کو یاد کراؤں (اس موقع پر راقم الحروف نے یوسف اسلام صاحب کو اپنے ادارے اقراء روضۃ الاطفال کی تیار کردہ عربی' اردو' انگریزی نظموں کی کیسٹ بھی پیش کی اور اس موقع پر یوسف اسلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی گئی اپنی ایک انگریزی نظم اپنی دلکش آواز میں سنائی۔ اس محفل میں مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ جب یوسف اسلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لیا تو ایک نومسلم کی زبان سے اتنے پیارے انداز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر اظہار تشکر کے طور پر مفتی اعظم پاکستان پر ایک سرور کی کیفیت طاری ہو گئی اور آپ کی ہچکی بندھ گئی اور ایک لمحہ کے لئے محفلوں میں بالکل سناٹا تھا اور صرف مفتی صاحب کی ہچکیوں کی آواز آرہی تھی)۔

سوال:۔ آپ نے اسلامی نرسری اسکول قائم کیا ہوا ہے جبکہ دوسرے شعبے بھی تھے' جن کے ذریعہ آپ اسلام کی تبلیغ و ترویج کی خدمات سرانجام دے سکتے تھے۔ کیا آپ یہ بتلانا پسند کریں گے کہ آپ نے اسکول اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے ذریعہ اسلام کی خدمت کا طریقہ کیوں اپنایا؟

جواب:۔ دراصل تعلیم ایک بنیادی ضرورت ہے۔ آپ دنیا کے کسی خطہ میں چلے جائیں کسی بھی مذہب اور رنگ و نسل کے لوگوں میں چلے جائیں۔ سب تعلیم کو بنیادی اہمیت دیتے ہیں۔ پھر اسلام میں تو ابتداء ہی پڑھنے پڑھانے' لکھنے لکھانے اور سیکھنے سکھانے سے کی گئی ہے جیسے کہ "اقراء" اور "ن والقلم" سے اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ پھر ایک بات یہ ہے کہ آج کل دنیا کے تمام خطوں میں مغربی تعلیم اور دنیاوی تعلیم کو اہمیت دی جارہی ہے اور اسلام تعلیم کو نظر انداز کیا جارہا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ بچہ کی ذہنی و اخلاقی تربیت بچپن سے ہوتی ہے۔ اس عمر میں بچے کا ذہن ایک سفید کاغذ کی مانند ہوتا ہے۔ اس پر آپ جو بھی نقش و نگار بنائیں گے' وہی نقوش "نقش کلچر" بن جاتے ہیں۔ اس لئے اس بات کی خاص ضرورت ہے کہ مسلمان اپنے بچوں کو ابتداء سے ہی اسلام کے اعلیٰ اخلاق و کردار کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں اور انگلینڈ میں تو تعلیم لازمی ہے۔ لہٰذا اگر ہم اپنے مسلمان بچوں کو یہاں گورنمنٹ کے تعلیمی اداروں کے حوالے کردیں تو ان کی اسلامی تربیت کا تو پھر اللہ ہی حافظ ہے اور یہ بچے صرف مسلمانوں کے بچے رہ جائیں گے جبکہ خود مسلمان نہ رہ سکیں گے۔

اس لئے اسلامی اسکول کی بڑی اشد ضرورت تھی کہ مستقبل کے ان معماروں کو صحیح تعلیم دلوائی جاسکے اور اس طرح انشاء اللہ اگلے چند سالوں میں یہ بچے اسلام کا مکمل نمونہ بن کر ابھریں گے اور بہتر اسلامی خدمات انجام دے سکیں گے۔

اگرچہ اسکول کے علاوہ ہم کچھ اور ذرائع سے کچھ کام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں مثلاً مسلم ایڈ وغیرہ لیکن ہماری زیادہ توجہ اسکول پر ہے اور سب سے بڑا مقصد ہمارا ان نونہالوں کی صحیح تربیت ہے۔

سوال:۔ کیا آپ اپنے اسکول کے نصاب اور طریقہ تدریس کے متعلق کچھ بتلانا پسند کریں گے؟

جواب:۔ ہمارے یہاں دو قسم کے نصاب ہیں ایک تو اسلامی نصاب ہے اور یہ نصاب جدہ کے منارہ اسکول سے منگوایا تھا۔ دوسرا نصاب ہمارے پاس یہاں کے محکمہ تعلیم سے منظور شدہ ہے۔ جس میں دیگر مضامین ہیں' ہم بچوں کو دونوں نصاب پڑھاتے ہیں تاکہ بچے برٹش نصاب بھی پڑھ لیں اور اس کے ساتھ ساتھ اسلامی مضامین بھی پڑھیں۔

چنانچہ ہم جہاں بچوں کو جنرل ہسٹری پڑھاتے ہیں وہیں ان کو اسلامی ہسٹری بھی پڑھاتے ہیں۔ جغرافیہ میں ہم بچوں کو اسلامی ممالک کا جغرافیہ خاص طور پر پڑھاتے ہیں۔ اسی طرح قرآن وغیرہ کی تعلیم دیتے ہیں۔ ہم بچوں کو عربی زبان پڑھانے کے متعلق سوچ رہے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اتنی چھوٹی عمر کے بچوں کو عربی کس طرح پڑھائی جائے اور پھر یہ کہ ہمارے یہاں بعض بچے گھروں میں انگلش' اردو اور بعض گجراتی بولتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں عربی پڑھانے میں بڑی دقت ہوتی ہے اور پھر اتنی چھوٹی عمر کے بچوں کے لئے ان کی ذہنی صلاحیتوں کے پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی نصاب بھی مرتب نہیں کیا گیا (اس موقع پر راقم الحروف نے "اقراء روضۃ الاطفال کا سلیبس" یوسف صاحب کو پیش کیا اور اس میں عربی نصاب اور طریقہ تدریس کے متعلق بھی بتایا کہ اس عمر کے بچوں کو ڈائریکٹ میتھڈ کے ذریعے عربی پڑھائی جائے اور بہت ہی بنیادی نوعیت کی عربی پڑھائی جائے)۔ چنانچہ یوسف اسلام صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ اقراء روضۃ الاطفال کے اس عربی نصاب کو اپنے اسکول میں پڑھانے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ۔

سوال:۔ آخری سوال آپ سے یہ ہے کہ مسلم نوجوان خصوصاً پاکستان کے مسلمانوں کے لئے آپ کوئی پیغام دینا

چاہتے ہیں؟

جواب:- موجودہ وقت میں ہماری سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم مسلمان انفرادی و اجتماعی طور پر اپنے مقام کو پہچانیں اور اس بات کا احساس کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں "خلیفتہ اللہ فی الارض" بنایا ہے اور یہ منصب خلافت ہمیں ہمارے اچھے اعمال کی بدولت ہی مل سکتا ہے جیسا کہ سورۃ العصر میں ارشاد ربانی ہے۔

"تمام انسان خسارے میں ہیں مگر وہ جو ایمان لائے نیک اعمال کئے اور آپس میں ایک دوسرے کو حق کی اور صبر کی تلقین کی۔"

لہٰذا آپ نے اپنے اس منصب کا اہل ثابت کرنے اور اس کے حصول کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر جدوجہد کرنی ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ نئی مسلم پود میں اسلام کی بیداری آئے گی اور وہ بہت جلد اپنے عہد رفتہ کی بلندیوں کو چھو لے گی۔ انشاء اللہ۔

تحریر:- محمد جمیل خان

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات

جو بھی اس دنیا میں آیا اس نے ایک دن ضرور جانا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ہر چیز پر فنا ہے سوائے ذات باری تعالیٰ کے۔ جاتے سب ہیں لیکن بعض شخصیات اپنی شخصیت اور ذات کے اعتبار سے ایک انجمن' ایک مشن اور ایک تحریک کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان کے جانے سے وہ تحریک ختم ہو جاتی ہے۔ وہ جذبہ سرد پڑ جاتا ہے' وہ مشن رک جاتا ہے' مقاصد بدل جاتے ہیں گویا کہ وہ شخصیت روح کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایسی ہی نابغہ روزگار شخصیت کی جب ہم گزشتہ عشرہ میں تلاش و جستجو کرتے ہیں تو ایک ہی نام سامنے آتا ہے اور وہ نام ہے "مولانا مفتی احمد الرحمان رحمتہ اللہ علیہ۔" ۱۹۹۰ء سے پہلے جس تحریک کی قیادت کی طرف نگاہ دوڑاتے ہیں تو مولانا مفتی احمد الرحمان کی قیادت ہی نظر آتی ہے۔ مفتی احمد الرحمان ایک تحریک' ایک مشن' ایک مقصد' ایک دینی جذبہ کا نام تھا اور آج ان کی وفات کو ۳ سال گزر چکے ہیں۔ مفتی احمد الرحمان کے بعد اس دینی تحریک' اس دینی جذبہ اور اس مشن اور مقصد کا نام ہمیں کہیں نظر نہیں آتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مفتی صاحب کی شخصیت ہی ان محاذوں کے لئے روح کا کام دیتی تھی۔ روح نکلنے سے وہ تمام محاذ خاموش ہو گئے۔

مفتی احمد الرحمان رحمتہ اللہ علیہ کی صرف ذات ہی دینی قیادت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز نہیں تھی بلکہ یہ خاندان ہی "ہمہ آفتاب" کا مظہر تھا۔ علمی خاندان کی حیثیت سے آپ کا گھرانہ بھوری ضلع اٹک میں ممتاز و مشہور تھا۔ آپ کے والد محترم مولانا عبدالرحمان کاملپوری کو علم کے حصول کی تڑپ اٹک سے سہارنپور کی طرف لے گئی اور برصغیر کے دوسرے سب سے بڑے دینی ادارے "مدرسہ مظاہر العلوم" میں آپ نے وقت کے ممتاز علماء کرام اور فقہاء عظام اور مشائخ وقت سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ اساتذہ کرام کی تربیت نے علم میں ایسی جلا بخشی کہ دستار فضیلت حاصل کرتے ہی اسی مظاہر العلوم میں بڑے درجہ کے استاد مقرر ہوئے اور چند ہی سال میں اپنے استاد محترم کی جگہ صدر مدرس اور استاد الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے۔ تقویٰ میں اتنا مقام عطا ہوا کہ حکیم الامت مجدد ملت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے مرید ہونے سے پہلے ہی خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ آپ کے خطوط کو مریدین کی رہنمائی کے لئے "تربیت السالک" کا حصہ قرار دیا۔ آپ کو کیمبلپوری کی جگہ "کامل پورے" کا لقب عطا کیا۔ شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمتہ اللہ علیہ نے کئی جگہ تحریر فرمایا کہ میں اپنی تصانیف مولانا عبدالرحمان کامل پوری کی خدمت میں نظر ثانی کے لئے پیش کرتا تھا' اس سے آپ کے علمی مقام کا خود بخود اندازہ ہو جاتا ہے۔

اس دار فانی میں تربیت اور تعلیم کے لئے اللہ رب العزت نے مفتی احمد الرحمان کے لئے اس ولی کامل کے گھرانہ کا انتخاب فرمایا اور ۱۹۳۹ء میں مفتی احمد الرحمان پیدا ہوئے۔ والد ولی کامل تو والدہ ؒ ایسی باحیا پردہ دار کہ کبھی دن کی روشنی میں گھر سے باہر قدم نہیں نکالا۔ پیدائش کے وقت جو ماحول مظاہر العلوم سہارنپور کا حاصل ہوا اس نے مفتی صاحب کی زندگی کا رخ ہی تبدیل کر دیا۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمتہ اللہ علیہ جیسے محدث اور شیخ طریقت نے آپ کے منہ میں مدینہ کے کھجور کی پہلی غذا پہنچائی۔

ابتدائی تعلیم حفظ قرآن کے علاوہ اور کیا ہو سکتی تھی۔ حفظ قرآن کی سعادت کے حصول کے لئے اکوڑہ خٹک کے دارالعلوم میں استاد العلماء مولانا عبدالحق کی نگرانی میں داخل ہوئے اور چند ہی سالوں میں حفظ قرآن کی تکمیل فرمائی۔ حفظ قرآن کے بعد ابتدائی درس نظامی کی تعلیم اکوڑہ خٹک اور جامعہ خیر المدارس ملتان میں حاصل کی۔ اس دوران محدث العصر عاشق رسول حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ نے کراچی میں "جامعۃ العلوم الاسلامیہ" کے نام سے ایک عظیم الشان ادارہ کی بنیاد رکھی تو مولانا مفتی احمد الرحمان محدث العصر مولانا بنوری ؒ کی علمی شہرت اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ کی امتیازی خصوصیات کا سن کر کراچی تشریف لے آئے تاکہ مزید تعلیم حضرت بنوری ؒ کی نگرانی میں حاصل کریں۔

محدث العصر مولانا بنوری ؒ کا ولی کامل مولانا عبدالرحمان کامل پوری رحمتہ اللہ علیہ سے ایک دیرینہ نیاز مندانہ تعلق تھا اور بارہا علمی مراجعت کے لئے مولانا عبدالرحمان صاحب سے ملاقات رہتی تھی۔ اس لئے مفتی احمد الرحمان ؒ سے بھی واقفیت تھی۔ آپ نے مفتی احمد الرحمان کی پیشانی پر اپنی جانشینی کا نور بچپن ہی سے بھانپ لیا۔ اس لئے مفتی احمد الرحمان رحمتہ اللہ علیہ کو خصوصی تربیت اور شفقت میں لے لیا۔ مفتی احمد الرحمان رحمتہ اللہ علیہ نے بھی استاد کی خدمت کا حق ادا کیا اور دن رات اپنے آپ کو استاد کی خدمت اور استاد کے علوم کے حصول کے لئے وقف کر دیا۔ مولانا محمد یوسف بنوری ؒ اللہ تعالیٰ کے ان محبوب بندوں میں سے تھے' جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں محبوبیت کا مقام عطا کیا تھا۔ جو ایک دفعہ آپ کی زیارت کر لیتا آپ کا گرویدہ اور دیوانہ ہو جاتا تھا' جو زندگی کے اکثر لمحات آپ کی صحبت اور معیت میں گزارتا ہو اس کی محبت کا کیا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مفتی احمد الرحمان نے بھی اپنی محبت کا محور اپنے استاد اور شیخ مولانا بنوری ؒ کو بنا لیا۔ حضرت بنوری ؒ کی خصوصی شفقت نے آپ کو علم اور تقویٰ دونوں میں اونچے درجے پر پہنچا دیا اور جب آپ کو دورہ حدیث کے بعد دستار فضیلت عطا ہوئی تو ساتھ ہی "جامعہ علوم الاسلامیہ" میں "مدرس" اور "مفتی" کے منصب سے بھی سرفراز کیا گیا۔ ابتدائی سالوں میں ہی آپ ترقی کرتے ہوئے اونچے درجہ کے اساتذہ کی صف میں شامل ہو گئے۔ ادھر "دارالافتاء" میں مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نے آپ کی فقاہت اور فتویٰ نویسی کی مہارت کو دیکھتے ہوئے افتاء کی سند جاری کی اور حکم دیا کہ اب آپ کو اللہ تعالیٰ نے فقہ پر عبور عطا کر دیا اس لئے فتویٰ پر تصحیح کی ضرورت نہیں' اب آپ خود مستقل "مفتی" ہو گئے ہیں۔ اس افتاء کے بعد مفتی ولی حسن صاحب نے اپنی توجہ افتاء کی طرف سے کم کر کے تدریس کی طرف زیادہ کر دی اور ایک طرح سے "دارالافتاء" اپنے معتمد شاگرد مفتی احمد الرحمان کے سپرد کر دیا اور پھر دنیا نے دیکھا کہ کچھ عرصہ میں علماء امت نے آپ کو فقیہ ملت کے لقب سے یاد کرنا شروع کر دیا۔ عام طور پر دیکھا گیا کہ جو اصحاب علم فتویٰ نویسی کی طرف مشغول ہوتے ہیں انہوں نے درس تدریس کی طرف توجہ کم کر دی اور اپنی توجہ کا کام تمام محور فتاویٰ کی طرف کر دیا۔ لیکن مفتی احمد الرحمان

کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے جامع الصفات کی حیثیت سے دنیا کے سامنے روشناس کرانا تھا اس لئے اپنے استاد محترم مفتی ولی حسن ٹونکی کی طرف فتاویٰ کے ساتھ آپ نے درس تدریس کی طرف بھی بھرپور توجہ دی اور اس شعبہ میں حضرت مولانا بنوریؒ کے زمانہ میں ہی استاد حدیث کے مقام پر اور حضرت بنوریؒ کی وفات اور مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی کی علالت کے بعد "شیخ الحدیث" کے منصب پر فائز ہوگئے۔ مدرس کی حیثیت سے یہ مقام بہت کم ہی لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔ درس تدریس اور دارالافتاء کی مسند پر کامیابی نے مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے اس خیال کو تقویت پہنچائی کہ مفتی احمد الرحمان رحمۃ اللہ علیہ ان کی جانشینی کے منصب کی ذمہ داریاں بھی بحسن و خوبی انجام دے لیں گے اس لئے حضرت بنوریؒ نے ان کے لئے سب سے پہلے اپنے رب سے مشورہ کے لئے استخاروں کا سہارا لیا اور اس کے بعد اپنے مخلص رفقاء کرام سے بھی مشورہ کیا اور آخرکار اپنی وفات سے چند سال قبل ایک وصیت کے ذریعہ اپنی زندگی میں نیابت کے منصب پر اور اپنی وفات کے بعد اپنے عظیم ادارے جامعہ علوم اسلامیہ کا مہتمم اور اپنا جانشین مقرر کیا۔ مفتی احمد الرحمان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ اور استاد حضرت بنوریؒ کے اس انتخاب کا صحیح حق ادا کیا اور مولانا بنوریؒ کی زندگی میں ہی "جامعہ العلوم الاسلامیہ" کے تمام انتظامی امور کو بحسن و خوبی انجام دینے لگے اور اپنے استاد محترم کو دیگر دینی کاموں کے لئے فارغ کر دیا۔ ۱۹۷۷ء اکتوبر میں جب محدث العصر عاشق رسول مولانا محمد یوسف بنوریؒ اسلامی نظریاتی کونسل کے اجلاس کے دوران دل کا دورہ پڑنے کی بناء پر دار فانی سے دار بقا کی طرف تشریف لے گئے تو مولانا بنوریؒ کی وصیت کے مطابق مفتی احمد الرحمان نے جانشین بنوریؒ کی حیثیت سے "جامعہ العلوم الاسلامیہ" جو کہ حضرت بنوریؒ کا عظیم مشن تھا اس کو ترقی کی طرف گامزن کرنا شروع کر دیا۔ حضرت بنوریؒ کے دور میں ہی افریقی اور دیگر غیر مسلم ممالک کے مسلمان طلباء کے لئے تعلیم کا خصوصی اہتمام شروع ہو گیا تھا۔

مفتی احمد الرحمانؒ نے اس شعبہ کی طرف بھرپور توجہ دی اور ابتدائی چند سالوں میں ہی ۳۲ سے زائد ممالک کے طلباء کو تعلیم کی سہولت فراہم کی گئی۔ "جامعہ العلوم الاسلامیہ" میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے وسعت کا امکان نہیں تھا اور طلباء کی کثرت اس بات کی متقاضی تھی کہ زیادہ سے زیادہ عمارتیں تعمیر کی جائیں مفتی احمد الرحمان نے اس ضرورت کے پیش نظر جامعہ علوم الاسلامیہ کی شاخیں قائم کرنا شروع کیں۔ سب سے پہلے سراب گوٹھ گلشن عمر میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے نام سے، اس کے بعد ملیر میں مدرسہ عربیہ اسلامیہ کے نام سے حفظ قرآن اور ابتدائی درجات درس نظامی کا آغاز کیا جس میں ایک ہزار سے زائد طلباء کی تعلیم کا انتظام کیا گیا لیکن چند سالوں میں طلباء کی کثرت کی وجہ سے یہ ادارے بھی ناکافی محسوس ہونے لگے اس ضرورت کے پیش نظر بلال کالونی کورنگی میں ایک شاخ مدرسہ رحمانیہ کے نام سے پاپوش نگر میں ایک شاخ معارف العلوم کے نام سے ٹھٹھہ میں ایک شاخ مدرسہ عربیہ کے نام سے قائم کی۔ حضرت مفتی صاحب کی ہر لحظہ یہ خواہش رہتی تھی کہ اپنے شیخ و مربی محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے مشن اشاعت علوم دین (موجودہ دور کے تقاضوں کی روشنی میں) کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ مفتی احمد الرحمانؒ اپنے ادارہ کی شاخوں کے قیام کے ساتھ ساتھ اپنے تمام شاگردوں کو حکم دیتے تھے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں کام کریں اور دینی مدارس قائم کریں۔ اس ترغیب میں بارہا آپ نے بہت زیادہ تکلیفیں برداشت کیں اور دور دراز کے سفر بھی کئے اور ان قائم شدہ مدارس کی سرپرستی کی۔ آخر میں تو یہ جذبہ اتنا شدت اختیار کر گیا تھا کہ آپ اپنے بعض تلامذہ سے اس لئے ناراض ہو گئے تھے کہ وہ دینی مدارس کے

امام مسجد نبوی کا فرمان جو عالمی ختم نبوت کانفرنس کے موقعہ پر ختم نبوت سینٹر لندن کے دورے پر دیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat

امام مسجد نبوی علی عبد الرحمن الحذیفی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين وبعد فقد أراد الله لي زيارة الإخوان من الأساتذة النبلاء في لندن بمجلس ختم النبوة واطلعت على جهودهم في محاربة فرقة القاديانية الضالة الكافرة وسرني ما رأيت منهم ولديهم مشروع بناء مسجد لنشر التعليم المثمر ويستحقون المساعدة والنفقة لهذا المسجد من ذوي الحلال والله الموفق

كتبه

علي بن عبد الرحمن الحذيفي ١٤١٤/٢/١٤هـ

ختم نبوت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام شائع ہوتا ہے۔ AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE PUBLISHED BY THE ORGANIZATION

امام مسجد نبوی انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں شرکت کے بعد ختم نبوت سینٹر لندن تشریف لائے۔ آپ نے سینٹر کی کارکردگی دیکھ کر بے حد مسرت کا اظہار کیا۔ آپ نے سینٹر کی کارکردگی سراہتے ہوئے لاگ بک پر حسب ذیل رائے کا اظہار فرمایا۔ تمام تعریفیں خدائے لم یزل کے لئے ہیں اور درود پاک خدا کے آخری پیغمبر اور اس کی آل واحباب پر، خداوند کریم کی توفیق ہے کہ مجھے ختم نبوت سینٹر لندن کے دورے کا موقعہ ملا۔

قادیانیوں کے خلاف مجلس ختم نبوت کی رات دن مسلسل جدوجہد دیکھ کر دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔

سینٹر کے ذمہ داران نے بتایا کہ یہاں ایک مسجد کی تعمیر کا منصوبہ بھی ہے میں اہل خیر سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس منصوبے میں مجلس کی بھرپور مدد کریں۔

قیام کے لئے جدوجہد نہیں کرتے تھے۔ آپ نے افریقہ اور ماریشس، ری یونین اور انگلینڈ کے دورے کئے اور وہاں مدارس قائم کروائے۔ ماریشس میں بنوری ٹاؤن کی ایک شاخ بھی قائم کی۔ عام طور پر دیکھا گیا کہ کسی ادارہ کا ذمہ دار اپنی تمام تر صلاحیتیں اپنے ہی ادارے کے لئے وقف کرتا ہے اور اس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا ادارہ زیادہ سے زیادہ ترقی کرے دوسرے ادارے سے تعاون اس کے لئے سب سے زیادہ مشکل مرحلہ ہوتا ہے لیکن مفتی احمد الرحمان میں اپنے شیخ مولانا بنوری کی طرح اس کا قسم کا کوئی جذبہ یا تعصب نام تک کا نہیں تھا۔ آپ ہمہ وقت دوسرے اداروں کی ترقی کے لئے سرگرداں نظر آتے تھے۔ بہت سارے دینی مدارس آپ کی سرپرستی میں چلتے تھے۔ پاکستان بیرون پاکستان کسی مدرسہ کو تنگی ہوتی مفتی احمد الرحمان اس ادارے کے تعاون کے لئے لوگوں کے پاس چندہ مانگنے تک تشریف لے جاتے۔ مفتی صاحب کی یہ وسیع القلبی کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ادارے کو بھی ترقیات سے نوازا اور آپ کے تلامذہ نے بھی سینکڑوں مدارس اور ہزاروں مکاتب قائم کئے۔ آپ کا ہر شاگرد آپ کو اپنے مدرسہ کا مہتمم تصور کرتا تھا۔ حیرت اور تعجب کی بات یہ ہے کہ ان تمام خدمات کے باوجود مفتی صاحب نام و نمود کے سخت ترین دشمن تھے۔ اپنے ادارہ کی ان تمام خدمات کو اپنے شیخ و مربی حضرت اقدس مولانا بنوری کی طرف منسوب فرماتے۔ دیگر تمام اداروں کو منع فرما دیا تھا کہ میرا نام ہرگز نہ دیں۔ بہت زیادہ اگر کوئی اصرار کرتا تو اسے حکم دیتے کہ اپنے اداروں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین یا اپنے بزرگوں کی طرف یا اپنے شیخ مولانا بنوری کی طرف نسبت کریں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے دور میں پاکستان میں مولانا بنوری کے نام کی طرف منسوب بہت سے مدارس قائم ہوئے۔ آپ نے گیارہ سال میں جتنے مدارس قائم کئے اور جس طرح جامعہ علوم الاسلامیہ کو ترقی دی اور اس کی ۶ شاخیں اس طرح قائم کیں کہ ہر شاخ ایک مدرسہ اور جامعہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم اور آپ کو شرف قبولیت کا خصوصی مرتبہ حاصل تھا کہ جو خدمات لوگ صدیوں میں انجام نہیں دے سکتے تھے آپ نے چند سالوں میں انجام دے دیں۔ آج یہ صدقات جاریہ دنیا کے ہر خطہ میں آپ کی حیات جاوداں کا ثبوت فراہم کر رہے ہیں اور جب تک یہ ادارے قائم ہیں کرتے رہیں گے۔

یہ تو مفتی صاحب کی زندگی کے ایک شعبہ "اشاعت علوم دین" کی خدمات کا ایک مختصر جائزہ تھا۔ ان خدمات کو دیکھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ مفتی صاحب کا دیگر شعبوں میں کوئی حصہ نہیں ہوگا لیکن جب مفتی صاحب کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو دیگر دینی شعبوں میں بھی ہمیں مفتی صاحب ہی کی قیادت اور نمایاں کردار نظر آتا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اس لئے اس عقیدہ پر مسلمانوں نے کبھی بھی غفلت کا مظاہرہ نہیں کیا۔ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف سب سے پہلے جہاد کر کے امت کے لئے جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف جہاد کی سنت جاری کر دی۔ مفتی احمد الرحمان کو اللہ تعالیٰ نے نسبت صدیقی رضی اللہ عنہ کا وافر حصہ عطا کیا تھا۔ درس تدریس اور افتاء کے بعد آپ کا سب سے زیادہ وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت فتنہ قادیانیت کی سرگرمیوں کی روک تھام میں گزرتا تھا۔ آپ کی انہی خدمات کے پیش نظر عالمی مجلس کے اکابر نے آپ کو جماعت کا شوریٰ کا ممبر اور پھر مولانا بنوری کی وفات کے بعد نائب امیر مرکزیہ کے طور پر منتخب کیا۔ آپ نے اس انتخاب کا بھی بھرپور حق ادا کیا۔ آپ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کو بیرون ملک متعارف کرایا۔ لندن میں دفتر قائم کیا۔ مختلف ممالک کا دورہ کر کے مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنے پر تیار کیا۔ مفتی صاحب کی محنت سے یہ اہم کام اب پوری دنیا میں تیزی کے ساتھ جاری ہے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

دینی مدارس کے نظام کو مرتب کرنے اور امتحان میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے علماء پاکستان نے ایک بورڈ قائم کیا جس میں تمام دینی مدارس کو رضاکارانہ بنیاد پر شامل کیا گیا۔ مولانا بنوری "مفتی محمود" مولانا خیر محمد "مولانا محمد ادریس میرٹھی" کی محنت سے تمام مدارس نے ایک وقت میں ایک طرز پر امتحان میں شمولیت اختیار کی۔ حکومت پاکستان نے اس بورڈ پر اعتماد کر کے اس کی سند کو "ایم اے عربی" "ایم اے اسلامیات" کے مساوی تسلیم کیا۔ اس وفاق المدارس کو فعال بنانے اور پورے پاکستان میں اس کے نظام کو مربوط اور بہتر بنانے میں مفتی صاحب کا بہت حصہ ہے۔ جب مفتی احمد الرحمان کو جنرل سیکریٹری بنایا گیا تو اس وقت وفاق میں صرف تین سو مدارس شامل تھے۔ مفتی صاحب نے پورے پاکستان کا دورہ کیا اور تمام دینی مدارس کو ترغیب دے کر اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی اہمیت کا احساس دلا کر وفاق میں شامل کیا۔ مفتی صاحب کی کوششوں سے اب وفاق المدارس میں ۱۵ سو سے زائد مدارس ہیں اور اب کوئی مدرسہ وفاق المدارس میں شامل ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اسی طرح مفتی صاحب نے وفاق المدارس کے امتحانی نظام کو بھی مرتب کیا۔ امتحانی مراکز کے دورے کئے۔ آج الحمدللہ ۹۰ مراکز میں بیس ہزار سے زائد طلباء امتحان دے رہے ہیں اور یہ تمام نظام حکومت کی امداد کے بغیر علماء کرام کی نگرانی میں بہت بہتر انداز سے چل رہا ہے۔

دینی خدمات کے ساتھ آپ نے سیاسی میدان میں بھی اہم خدمات انجام دیں۔ جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے مفکر اسلام مولانا مفتی محمود کی قیادت میں آپ نے زندگی بھر نفاذ اسلام کے لئے جدوجہد میں بھرپور شرکت کی۔ تحریک نظام مصطفیٰ میں آپ کے قائدانہ کردار کی وجہ سے کراچی میں بہت منظم انداز میں کام ہوا۔ مفتی محمود صاحب آپ پر بہت زیادہ اعتماد کرتے تھے اور تمام اہم مشوروں میں آپ کو خصوصی طور پر شریک کیا جاتا تھا۔ کراچی میں جمعیت علماء اسلام کے کام کو بھرپور انداز میں چلانے کا سہرا آپ کے سر رہا۔ آخر عمر میں جامعہ بنوری ٹاؤن میں مشغولیت کی بناء پر عملی طور پر آپ نے سیاست سے کنارہ کشی کر لی تھی لیکن جمعیت علماء اسلام کے لئے بھرپور تعاون جاری رہا۔ جمعیت علماء اسلام کے مولانا سمیع الحق نے جب سینٹ میں شریعت بل پیش کیا اور سینٹ نے اس بل کو عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے بھیجا تو مفتی احمد الرحمان نے شریعت بل پر عوام سے رائے لینے کی مہم شروع کی۔ کراچی سے اس مہم کا آغاز جنگ دفتر سے کیا گیا اور مفتی احمد الرحمان اور میر خلیل الرحمان مرحوم نے اپنے دستخط کر کے مہم شروع کی۔ اس طرح مفتی صاحب نے پورے پاکستان کا دورہ کیا اور کئی لاکھ کی تعداد میں شریعت بل کے حق میں آراء جمع کر کے سینٹ بھیجیں۔ پاکستان کے ایوان بالا کی تاریخ میں یہ پہلا بل تھا جس پر عوام کی اتنی زیادہ تعداد میں آراء موصول ہوئیں۔ یہ شریعت بل اگرچہ منظور نہیں ہوا لیکن مفتی صاحب کی محنت نے ایوان بالا کی تاریخ میں اس بل کی منظوری کے معرکہ کو

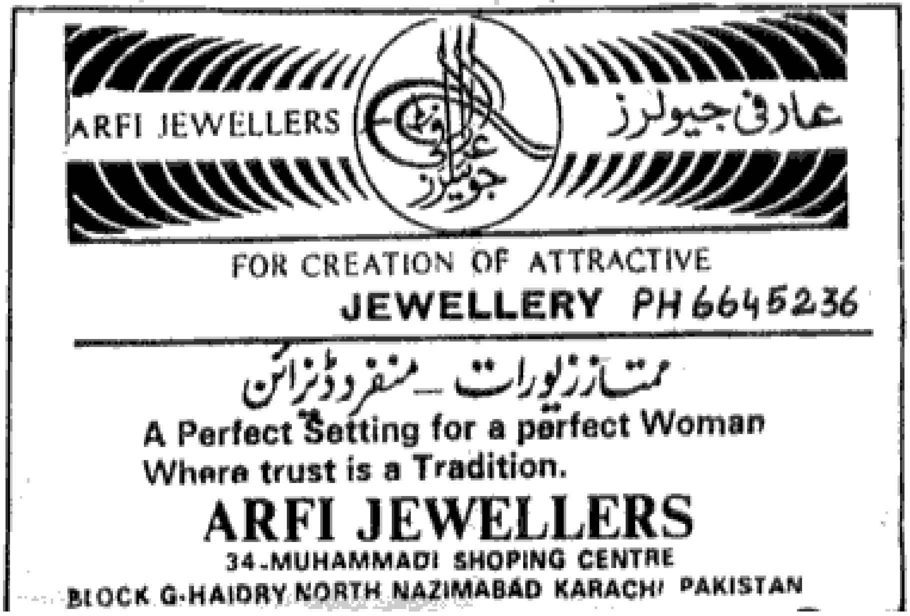

تاریخی بنادیا۔ انکار حدیث کا فتنہ اٹھا تو مفتی صاحب نے اس کے خلاف جہاد کا علم بلند کیا۔ شرک و بدعت کا فتنہ اٹھا تو مفتی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے سواد اعظم اہلسنت پاکستان قائم کر کے شرک کا دروازہ بند کیا۔ صحابہ کرام اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سے متعلق غلط فہمیوں کا فتنہ چند لوگوں نے شروع کیا تو مفتی صاحب اس فتنہ کے خلاف صف آراء ہوئے۔ عظمت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے انجمن سپاہ صحابہ کے قائد مولانا حق نواز جھنگوی کے ساتھ مکمل تعاون کیا۔

جہاد افغانستان

مسلمان اور جذبہ جہاد لازم و ملزوم ہے۔ ایک حدیث شریف میں نبی آخر الزمان ﷺ فرماتے ہیں کہ مومن کمزور اور بزدل نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب تک مسلمانوں کا ایمان مضبوط رہا جذبہ جہاد ان میں خوب رہا اور دشمنان اسلام پر ان کا رعب رہا۔ جب مسلمان موت سے ڈرنے لگے ایمان کمزور ہو گیا تو ذلت اور پستی ان کے مقدر میں لکھ دی گئی۔ مفتی احمد الرحمان کو اس بات کا احساس تھا کہ مسلمانوں میں جذبہ جہاد کو اجاگر کرنا ضروری ہے۔ آپ کی تقاریر اکثر جہاد کی اہمیت پر مشتمل ہوتی تھیں۔ افغانستان میں جب جہاد کا آغاز ہوا تو مفتی محمود کی اپیل پر تمام علماء کرام پر مشتمل کمیٹی بنا کر جہاد کا فتویٰ مرتب کروایا مفتی احمد الرحمانؒ اس کمیٹی کے ممبر تھے۔ علماء کرام نے جب جہاد کا متفقہ فتویٰ تیار کرلیا تو مفتی احمد الرحمانؒ نے جہاد افغانستان میں بھرپور کردار ادا کیا۔ افغان کمانڈر مولانا محمد نبی' مولانا جلال الدین حقانی' مولانا یونس خالص' مولانا نصر اللہ منصور' مولانا صبغت اللہ مجددی اور دیگر علماء کرام کی بھرپور امداد کی۔ مجاہدین فراہم کئے۔ حرکتہ المجاہدین اور حرکتہ الجہاد کی بھرپور سرپرستی کی۔ حرکتہ المجاہدین تو مکمل طور پر آپ کی قیادت میں خدمات انجام دیتی تھی۔ خوست کے محاذ پر خود تشریف لے گئے۔ پاکستان میں جہاد افغانستان سے متعلق سب سے زیادہ خدمات انجام دینے والوں میں مفتی احمد الرحمان کا اسم گرامی سرفہرست ہے۔ الحمدللہ آپ کا یہ صدقہ جاریہ اب "حرکتہ الانصار" کے نام سے کشمیر میں مجاہدانہ خدمات انجام دے رہا ہے اور آپ کے عظیم تلامذہ مولانا سعادت اللہ' مولانا مسعود اظہر' مولانا شاہد محمود' مولانا فضل الرحمان خلیل' مولانا محمد فاروق کشمیری' مفتی صاحب کے بتائے ہوئے اصولوں کی روشنی میں فریضہ جہاد ادا کررہے ہیں۔ الغرض مفتی صاحب کی پوری زندگی دینی خدمات سے تعبیر ہے۔ بقول مولانا محمد یوسف لدھیانوی مفتی احمد الرحمان بہت اونچے درجہ کے اولیاء اللہ میں شامل تھے۔ ہم نے زندگی میں نہ قدر کی اور نہ احساس کیا۔ آپ کی وفات کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ مفتی احمد الرحمانؒ کتنی دینی تحریکات کے روح رواں تھے۔ ان کی جلالت اور قدر و منزلت کا اندازہ ان کے اس دنیا سے رخصت ہونے کا بعد ہوا۔ ۱۳ جنوری ۱۹۹۰ء کو علم و عمل اور تقویٰ و طہارت کا یہ پیکر اس دار فانی سے دار بقا کی طرف رخصت ہوگیا۔ ●●

التقوى

Al Haj Abu Bakr Saeed and Mr S P Tayo from Ghana were among many Ahmadies to leave Ahmadiyyat and turn to Islam in West Africa.

The following is a letter from Al Haj Abu Bakr to the Editor in Chief of ATTAQWA. He writes:

QADIYANIS TURN TO ISLAM

ATTAQWA

"I was born into a Muslim home in 1941. I thus was a Muslim until one day, while I was walking I saw a group of Ahmadi preachers preaching in public. I went closer to them and, in a way, became convinced about what they were saying. (That was in 1956) Consequently, I took to Ahmadiyyat, believing that the Ahmadies are the true Muslims.

Fourteen years later, I became seriously frantic about Islam and realized that the founder of the Ahmadiyya movement, Ghulam Ahmad, did not in fact have the 'divine' call as he claimed. I also realized that the belief in the Ahmadiyya movement could derail the truth of the course of Islam. Hence, in 1970 I apostated to become a Muslim.

Soon after discovering the truth I became a preacher myself. **This was to remind my fellow brothers that the Ahmadiyya movement is not the right path.** Then, in 1972, a group of us Muslims undertook a special preaching tour to many parts of Ghana. **A notable and most spectacular incident was at a town in Ghana called Pramso. At this town, we preached a lot about the shortcomings of Ahmadiyyat and just instantly, 385 (three hundred and eighty-five) people left the Ahmadi faith to become Muslims. It was great and marvellous.** Some of them also became preachers and started writing books about the Ahmadiyya movement. A notable scholar, who I have myself preached to about the movement is Mr S P Tayo. He has written several books about the movement. Enclosed here is a copy of what he has to say about the Ahmadiyya movement (*).

Quite recently, many people have left the Ahmadiyya faith to become Muslims. I would try to find out more about them and write back to you soon.

I could equally have written many books about the Ahmadies, but due to the financial constrains, I find it difficult to publish even though I've put down something. With a little push from somewhere, I would come out with a good material.

I would write my books in Arabic. This is because I attended Azhar University in Cairo where I did a course for six years. I have thus got a more comprehensive knowledge in Arabic. I would also try to see if I can do a little English translation.

Finally I wish to appeal to you if you could give me your most esteem monthly magazine ATTAQWA.

I am always ready to receive and to reply to any letters that you send. Have a nice time.

Yours in the service of Islam - Alhaji Abubakar Saeed."

(*) a Booklet by S P Tayo, titled: "Emergence of the Ahmadiyya movement in West Africa".

سنکارا
Cinkara
Hamdard
A HERBO-MINERAL COMPOUND
FOR THE WHOLE FAMILY
ALL THE YEAR ROUND
سنکارا
صحت کا سرچشمہ
ہر گھر کے لیے گھر بھر کے لیے
ہمدرد کا نصب العین تعمیرِ صحت ہے۔ بیماریوں سے پاک تندرست معاشرے کے قیام کے لیے ہمدرد نے ہمیشہ اپنی جدوجہد جاری رکھی ہے۔ آج بھی جب غذا میں عدم توازن اور فضا میں آلودگی کے باعث انسان کی قوتِ مدافعت متاثر ہو رہی ہے اور زندگی کی تیز رفتاری کے سبب جسمانی توانائی میں کمی کی شکایت عام ہے، ہمدرد اپنی روایت برقرار رکھتے ہوئے توانائی فوراً حاصل کرنے کے لیے نباتی و معدنی مرکب سنکارا پیش کرتا ہے۔
سنکارا صحت بخش مجرب جڑی بوٹیوں اور منتخب معدنی اجزاء سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نہایت موثر نباتی و معدنی مرکب ہے جو تیزی سے توانائی بحال کرتا ہے اور صحت برقرار رکھتا ہے۔
ہر موسم میں ہر عمر کے لیے یکساں مفید سنکارا نباتی و معدنی مرکب — جو زندگی کو ایک ولولۂ تازہ عطا کرتا ہے
Adarts CIN 1/91

ہیومن رائٹس کمیشن کے بیانات کی مذمت

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں حاجی بلند اختر نظامی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا ابن مسعود ہاشمی نے ایک مشترکہ بیان میں ہیومن رائٹس کمیشن کی طرف سے آئے روز اخبارات میں آنے والے بیانات جس میں امتناع قادیانیت آرڈیننس' جداگانہ انتخاب' توہین رسالت آرڈیننس' وفاقی شرعی عدالت کے خاتمہ کے مطالبات اخبارات کی زینت بنتے رہتے ہیں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہیومن رائٹس کمیشن پانچ سات افراد پر مشتمل ادارہ ہے۔ جس کے چیئرمین ایک پارسی ریٹائرڈ جج اور سیکریٹری جنرل عاصمہ جہانگیر ایڈووکیٹ قادیانی ہیں۔ یہ ادارہ درحقیقت قادیانیوں کا ہے۔ جو براہ راست نہیں بالواسطہ طور پر ملک کی ایک امن پسند اور وفادار اقلیت مسیحیوں کی آڑ میں مسلمانان پاکستان کے جذبات و احساسات مجروح کرتا ہے۔ عالمی تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے کہا کہ ایک مٹھی بھر اقلیت کو خوش کرنے کے لئے اگر مذکورہ بالا اسلامی دفعات ختم کی جاتی ہیں تو ملک بھر کے دینی طبقات زبردست تحریک چلانے پر مجبور ہوں۔ نیز انہوں نے مسیحیوں سے کہا کہ اگر جداگانہ طرز انتخاب ختم کیا جاتا ہے تو پورے ملک کے مسیحی ایک نشست بھی حاصل نہیں کر سکیں گے لہذا انہیں قادیانیوں کا آلہ کار نہیں بننا چاہئے۔

مبلغ ختم نبوت پر قادیانیوں کے قاتلانہ حملے کی مذمت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کا ایک ہنگامی اجلاس دفتر ختم نبوت جھنگ میں ہوا جس میں (صدیق آباد) ربوہ کے مبلغ حضرت مولانا غلام مصطفےٰ پر قادیانیوں کی طرف سے حملہ کرنے کی پرزور مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ حکومت فوراً ملزمان حکیم خورشید' کلیم' اکبر' خواجہ عبد المجید و دیگر ملزمان جن کے خلاف پرچہ درج ہو چکا ہے اور مقامی پولیس گرفتاری میں لیت و لعل سے کام لے رہی ہے فوری طور پر ان ملزمان کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دے۔ اجلاس میں قادیانی جماعت پر یہ الزام لگایا گیا کہ یہ ملک و اسلام دشمن جماعت ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت ملک کو دوبارہ کسی آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتی ہے جس کا ملک متحمل نہ ہے لہذا حکومت پاکستان اس کا فوری سدباب کرے۔ اجلاس میں مولانا غلام حسین مولانا عبد الغفار' خالد سیال مولانا عمر دراز مولانا عبد الرحیم مولانا محمد صدیق مولانا قاری محمد شریف مولانا سید مصدوق حسین شاہ قاری محمد حیات قاری محمد رفیق علامہ حبیب الرحمٰن کے علاوہ متعدد دینی جماعتوں کے ساتھیوں نے شرکت کی۔ جھنگ کی مساجد میں جمعہ کے موقعہ پر احتجاج کیا جائے گا اور قرارداد پاس کرائی جائے گی۔

ایک نوجوان کے ایمان کا پانچ لاکھ روپے میں سودا حکومت کے لئے لمحہ فکریہ

قصور سمیت بارڈر ایریا کے قریبی شہروں اور دیہاتوں پر آج کل قادیانیوں کی خصوصی یلغار ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ سمیت قدیم روایتی ہتھکنڈے "نوکری اور چھوکری" کا استعمال بھی جاری ہے۔ آج سے چار پانچ سال قبل قصور مرزائی جماعت کے صدر امان اللہ سیال نے مقصود احمد شاہد نامی ایک نوجوان کو ورغلا کر قادیانی بنالیا۔ مقصود کے دوست محمد احسن جو کہ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ قصور میں منیجر تھے نے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور آنے پر اسے آمادہ کر لیا۔ دونوں حضرات دفتر آئے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فاضل مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اس کے شکوک و شبہات سن کر ان کا ازالہ کیا تو مذکور نے ایک تحریر دی جس میں مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجتے ہوئے اس سے برات کا اعلان کیا گیا تھا۔ مقصود احمد شاہد کے مسلمان ہونے پر خوشی و مسرت کا اظہار کیا گیا۔ بعد ازاں قصور کے مرزائی جماعت کے گرو نے اندرون خانہ اس سے تعلق برقرار رکھا۔ تا آنکہ اسے دوبارہ مرتد کر لیا گیا۔ مقصود شاہد کے رشتہ داروں میں سے اکثریت مسلمانوں کی ہے چنانچہ وہ اسے مربی فرید احمد ناصر کی معیت میں گجرپورہ چنڈی راجپوتاں لاہور میں اپنے عزیزوں سے سے ملنے کے لئے آیا اور قادیانی عادت کے مطابق انہیں مرزائیت کی تبلیغ شروع کر دی چنانچہ محمد عبد اللہ اختر نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سے رابطہ کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے ان حوالہ جات پر اس کی تیاری کرائی۔ بعد ازاں ایک تاریخ طے کر دی۔ چنانچہ قصور سے امان اللہ سیال فرید احمد ناصر مربی مقصود احمد شاہد گجرپورہ آئے۔ اس دوران انہیں مبلغ ختم نبوت کی موجودگی کا علم ہوا تو انہوں نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ محمد عبد اللہ اختر نے کہا کہ گفتگو میں خود کروں گا۔ مولانا شجاع آبادی صرف سامع کی حیثیت سے موجود رہیں گے۔ تو مرزائیوں نے کہا ہم شجاع آبادی کی شکل نہیں دیکھنا چاہتے۔ اس دوران مولانا عبد الرحمان شاہ جمالی خطیب مسجد توحید ٹاؤن شپ بھی تشریف لے آئے۔ عبد اللہ اختر نے کہا کہ شجاع بادی صاحب نہیں بیٹھیں گے لیکن مولانا عبد الرحمان صاحب بیٹھیں گے اور وہ بھی خاموش لیکن مرزائیوں نے گفتگو سے انکار کر دیا جس مکان پر گفتگو کرنی تھی وہاں نہ آئے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرزائی مقصود شاہد کے رشتہ داروں سے رابطہ قائم کیا تو معلوم ہوا کہ مقصود نے کسی محفل میں خود تذکرہ کیا تھا کہ مجھے پانچ لاکھ روپے کی ضرورت تھی جو امان اللہ سیال نے پوری کر دی جس سے میں نے احمدیت (مرزائیت) قبول کر لی۔ مسلمانان پاکستان کے ایمان کے تحفظ اور انہیں ارتداد سے بچانے کے لئے حکومت کا فرض ہے کہ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرے تاکہ کسی مسلمان کو چند سکوں کی خاطر ایمان کا سودا کرنے کی جرات نہ ہو سکے۔

مدرسہ تحفیظ القرآن ختم نبوت کی سالانہ امتحانی رپورٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش میں مدرسہ تحفیظ القرآن جو کہ عرصہ ۹ ماہ سے اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے جس میں علاقے کے کثیر طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں چونکہ دینی مدارس ہی دین کے قلعے اور علم دین کے سرچشمے ہیں اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے پورے ملک میں ڈیڑھ درجن مدارس قائم کئے جس کی ایک شاخ دفتر ختم نبوت کراچی میں واقع ہے ایک مشفق و محنتی قاری صاحب کی خدمات حاصل کی گئیں مدرسہ تحفیظ القرآن کو قائم ہوئے ابھی نو ماہ کا عرصہ ہوا ہے لیکن اس کا تعلیمی ریکارڈ قابل رشک ہے ۱۴ شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ کو مدرسہ تحفیظ القرآن کا سالانہ امتحان ہوا جس میں مدرسہ کے بچوں نے بہترین کامیابیاں حاصل کیں قاری محمد سالک رحیمی صاحب کی شب و روز محنت کے سبب ممتحن حضرات نے مدرسہ کی تعلیمی کارکردگی کی بہترین الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ تحفیظ القرآن فتحیہ کے قاری غلام رسول صاحب جنہوں نے ختم نبوت مدرسہ کے بچوں کا سالانہ امتحان لیا اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں مجموعی تعداد ۲۶ تھی ماشاء اللہ سب بچے حاضر تھے نتیجہ نمبرات سے ظاہر ہے کہ تھوڑی سی مدت میں مدرسہ نے بہت ترقی کی ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قاری صاحب موصوف دل لگا کر کام کر رہے ہیں دل سے دعا ہے اللہ تعالیٰ قاری محمد سالک رحیمی کی محنت قبول فرمائے اور معاونین حضرات کی کوششوں کو قبول و منظور فرما کر آخرت میں عظیم ثمرہ سے نوازے اور مدرسہ کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے آمین سالانہ امتحان میں مندرجہ ذیل طالب علموں کو انعام کا حقدار قرار دیا۔ محمد حسان' حلیمہ بی بی' محمد رضوان' رمیز اللہ' محمد عمران محمد شہباز اور محمد اعلیٰ ان کے علاوہ بھی بہت سے طالب علموں نے اول پوزیشن حاصل کی۔

صاحبزادہ طارق محمود کا دورہ راولپنڈی

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما جناب صاحبزادہ طارق محمود صاحب ایک دورہ پر راولپنڈی تشریف لائے صاحبزادہ صاحب دفتر ختم نبوت راولپنڈی پہنچے تو ختم

نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے صاحبزادہ کو خوش آمدید کہا اور دفتر میں کچھ دیر قیام کے بعد صاحبزادہ طارق محمود صاحب سٹلائٹ ٹاؤن میں ایک صاحب جو مولانا تاج محمودؒ کے دیرینہ ساتھیوں میں سے ہیں بشیر حسین جعفری سے ملاقات کے لئے گئے ملاقات میں مولانا محمد علی صدیقی بھی ساتھ تھے اس کے بعد دوبارہ ختم نبوت دفتر تشریف لائے اور اس کے بعد شفیق صاحب کے ساتھ واپس فیصل آباد روانہ ہو گئے۔

مولانا الازھری اور مولانا محمد علی صدیقی کا دورہ کشمیر

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبد الرؤف الازھری مولانا محمد علی صدیقی تین روزہ دورہ پر کشمیر گئے کشمیر میں سب سے پہلے ان حضرات کا قیام بھمبر میں قیام کے دوران مختلف علماء کرام سے ملاقات کی جس میں سرفہرست تحصیل قاضی سید عابد حسین شاہ مولانا محمد نذیر فاروقی مولانا محمد امین مولانا عبد العزیز جلالی قابل ذکر ہیں یہ دونوں حضرات بھمبری مرکزی جامع مسجد میں بھی گئے جہاں فاضل دیو بند مولانا عبد اللہ خطیب ہیں لیکن مولانا کے سفر کی وجہ سے ملاقات نہ ہو سکی اگلے دن مولانا الازھری اور مولانا صدیقی کوٹلی براستہ میرپور پہنچے جہاں قادیانیوں کی سرگرمیاں عروج پر ہونے کی وجہ سے وہاں کے مسلمان کافی پریشان ہیں کوٹلی پہنچ کر مولانا الازھری اور مولانا صدیقی کوٹلی کے ضلع مفتی مولانا عبد الشکور سے ملاقات کی اور دیگر علماء کرام سے ملاقات کی جس میں مولانا محمد ناصر طاہر فیاض اور مولانا صدر اسلم نقشبندی اور حرکت انصار کے مجاہدین بھی شامل ہیں۔

دورہ پسرور و مضافات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی دس دن کے دورہ پر پسرور آئے اور ضلع سیالکوٹ کے مبلغ مولانا عبد اللطیف ایثار کے ہمراہ سیالکوٹ کے مضافات کا تبلیغی دورہ کیا اور مختلف مقامات پر درس دیئے جن میں سرفہرست جامع مسجد ریلوے اسٹیشن پسرور کلاس والہ سوکن ونڈ لیئے والی شوگر مل چونڈہ جوڑیا موضع داہم کالیوں ظفروال منڈی شامل ہیں مولانا صدیقی نے علاقہ کے علماء کرام سے ملاقات کی جن میں مولانا عبید اللہ انور کے مرید خاص مولانا رشید احمد پسروری شائیں حیات پسروری کے ساتھی قاری غلام فرید مولانا محمد شفیق ربانی مولانا محمد حنیف ندیم مولانا بشیر اختر مولانا بشیر احمد قاسمی مولانا صالح عثمانی مولانا محمد ایوب طاہر مولانا انور اصغر مولانا نصر اللہ عابد مولانا افتخار اللہ شاکر شبیر احمد مولانا محمد اشرف عابد اور دیگر پروفیسر حضرات سے بھی ملاقات کی اور جماعت کی کارکردگی اور کام کی اہمیت سے آگاہ کیا الحمد للہ تمام احباب نے جماعت کا بھرپور انداز میں ساتھ دینے کا عہد کیا اس تمام ملاقات اور دورہ میں مولانا

انڈونیشیا میں عیسائی مبلغین پر پابندی

انڈونیشیا نے عیسائی مبلغین پر پابندی عائد کردی ہے' جس کی رو سے وہ مسلم بستیوں میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔ یہ فیصلہ انڈونیشیا کے حکام نے اس وقت کیا جب ان کے سامنے یہ بات واضح ہو گئی کہ عیسائی مشنریاں انٹرنیشنل پلاننگ کے تحت مسلمانوں کو کمزور اور ان کا تشخص مٹانے کے درپے ہیں۔ انڈونیشین وزیر برائے دینی امور منور شاذلی نے یقین دلایا ہے کہ انڈونیشین عوام اسلام کے علاوہ کسی بھی دوسرے دین کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

روزنامہ "الجزیرہ" سعودی عرب
مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۹۴ء

ڈرگ روڈ کینٹ ایریا کے حساس فوجی علاقہ میں قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمنی پراسرار سرگرمیاں

عبد الناصر خان

سابقہ ڈرگ روڈ حالیہ شارع فیصل کینٹ ایریا' سینٹرل آرڈیننس ڈپو' پاکستان ایئر فورس' فیصل بیس کراچی' پی این ایس کارساز' نیول ایئر آرم' سدرن ایئر کمانڈ' ایئر وار کالج جیسے انتہائی اہم حساس فوجی مراکز کو اپنے جلو میں لئے ہوئے ہے' اس علاقہ میں قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمنی غیر قانونی مسلمانوں کے لئے اشتعال انگیز ریشہ دوانیاں ان دنوں عروج پر ہیں' تفصیلات کے مطابق ہر جمعہ کو پاکستان آرمی پاکستان نیوی پاکستان ایئر فورس میں موجود پادری و سویلین قادیانی گروپ سے تعلق رکھنے والے خواتین و حضرات اس علاقے کے گورنمنٹ گرلز سیکنڈری اسکول کے نزدیک واقع اپنے قادیانی مرکز نمبر ۲۶/۱۹۵ جس کا نام انہوں نے "بیت المبارک" رکھا ہوا ہے میں جمع ہوتے ہیں اور باہمی صلاح و مشورہ سے اسلام و ملک دشمن سرگرمیوں کے پروگرام بنا کر ان پر عمل درآمد کا اہتمام کرتے ہیں۔ قادیانیوں کے اس مرکز کے باہر ہر جمعہ کو نماز جمعہ کے موقع پر سول و فوجی گاڑیاں ON PAYMENT کا بورڈ لگائے موجود ہوتی ہیں' اس علاقے میں قادیانیوں نے غیر قادیانیوں کو اپنے قادیانی گروپ میں شامل کرنے کے لئے کئی جال پھیلائے ہوئے ہیں مثلاً" شعبہ امور طلباء قائم کر کے طالب علموں کو تعلیمی امداد کے بہانے قادیانیت کے ایمان سوز انجکشن لگائے جاتے ہیں' ہر ہفتہ "وقار عمل" کے نام سے علاقے کی صفائی ستھرائی کی جاتی ہے' قادیانیوں کی تربیت یافتہ مبلغات اس علاقے کے مسلمان گھرانوں میں جا جا کر انہیں اپنے ہاں ہونے والی قرآن خوانی و محفل میلاد وغیرہ میں شرکت کی دعوت دیتی ہیں اور گھر گھر قادیانیت کے غیر قانونی پرچار پر مبنی لٹریچر فراہم کرتی ہیں اور جو سادہ لوح مسلمان خواتین ان کی دعوت قبول کر کے ان کے ہاں جا موجود ہوتی ہیں انہیں قادیانیت قبول کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے' اس کے علاوہ مذکورہ قادیانی گروپ اس علاقے میں وقتاً" فوقتاً" مختلف قسم کے آؤٹ ڈور و ان ڈور گیمز کے مقابلے بھی منعقد کرتا

قادیانیوں کی سرگرمیاں' عالمی مجلس کے وفد کی کمشنر کراچی سے ملاقات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کا ایک وفد جو عبد الرحمن باوا' مولانا محمد انور فاروقی' مولانا فیض اللہ آزاد و دیگر علمائے کرام پر مشتمل تھا نے کمشنر کراچی سے ملاقات کی۔ وفد نے کمشنر کراچی کو شہر میں بڑھتی ہوئی قادیانی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ ان کو بتایا گیا کہ اورنگی ٹاؤن تھانہ مومن آباد کے علاقہ میں قادیانی عبادت گاہ کے قریب ایک قادیانی کے مکان میں مسلمانوں کو جمع کیا جاتا ہے اور مسلمانوں کو قادیانی سربراہ مرزا طاہر کا خطبہ لندن سے سٹلائٹ کے ذریعہ نشر ہوتا ہے دکھایا جاتا ہے اور قادیانیت کی تبلیغ کی جاتی ہے جو سراسر قادیانی آرڈیننس ۱۹۸۴ء کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اسی طرح مومن آباد' کینٹ بازار شارع فیصل' ماڈل کالونی اور دیگر مقامات میں قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیاں جاری ہیں جس کو روکنا انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ کمشنر کراچی سے کہا گیا کہ قادیانیوں کی ان حرکتوں سے مسلمانوں میں اشتعال پھیل رہا ہے۔ کمشنر کراچی نے وفد کو یقین دلایا کہ وہ صورتحال اپنے ذرائع سے حاصل کر کے کارروائی کی ہدایات جاری کریں گے۔

رہتا ہے جس میں مسلمان کھلاڑیوں کو پرکشش ترغیبات دے کر انہیں کھیلوں کے بہانے قادیانیت قبول کرنے پر آمادہ کیا جاتا ہے مثلاً "نقد انعام ہیرو تفریح قسم کے پروگرام" غریب لوگ ان کی خاص توجہ کا مرکز ہیں' بے روزگار اور نشہ کے عادی لوگوں پر بھی یہ لوگ "قادیانیت قبول" پروگرام کے تحت خوب محنت کرتے ہیں' قادیانیوں کی ان تمام سرگرمیوں پر کنٹرول کرنے کی غرض سے اس علاقہ کے نوجوانوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ شارع فیصل کراچی و شبان ختم نبوت شارع فیصل یونٹ قائم کیا اور اس علاقے میں مسلم تبلیغی پروگرام قادیانیت کے رد میں شروع کیا اس سلسلے میں اس علاقے میں بڑے بڑے تبلیغی جلسے مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام کے تعاون سے منعقد کئے گئے اور تعلیمی مجالس کا مسلمانوں کی دینی رہنمائی کے لئے انعقاد کیا گیا یہ پروگرام تاحال جاری ہیں نیز قادیانیوں کی قانون شکن سرگرمیوں کی روک تھام کی غرض سے قادیانی گروپ ڈرگ روڈ کے خلاف شارع فیصل پولیس اسٹیشن کراچی میں تین عدد مقدمات ایف آئی آر نمبر ۸۵/۲۷، ۸۵/۲۲۱/۹۴ درج کروائے گئے' آخرالذکر مقدمہ قادیانی گروپ کے بااثر و رسوخ ممبران نے ڈپٹی کمشنر کراچی ایسٹ سے مل ملا کر ختم کرا دیا' حال ہی میں قادیانی گروپ ڈرگ روڈ کے ایک عیار و مکار ممبر مسمی منور احمد عرف پارہ ولد ناصر احمد قادیانی ساکنہ مکان نمبر ۲۶/۲۹۲ نے اس علاقے میں قادیانیت کی تبلیغ و ترویج کی غرض سے عیسائی مشنری اسکولوں کی طرز پر مکان نمبر ۲۶/۵۵۸ جو کہ ایک قادیانی ہی کا ہے میں "یونیک پبلک اسکول" کے نام سے ایک تعلیمی ادارہ کھولنے کی کوشش کی اور اس مکان کی پیشانی پر اس اسکول کے مونوگرام کے اندر ۱۶ ویں پارہ کی آیت نمبر ۱۱۴ "رب زدنی علما" لکھوا کر اس ادارہ کو مسلمانوں کا ادارہ ظاہر کرنے کی کوشش کی جو آرڈیننس نمبر ۲۰ مجریہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کی دفعہ سی/۲۹۸ کے تحت قابل سزا جرم ہے واضح رہے کہ قادیانی گروپ ڈرگ روڈ کے دیگر ممبران کے خلاف اسی قبیل کے ۳ عدد مقدمات پہلے ہی شارع فیصل پولیس اسٹیشن میں درج ہیں مذکورہ قادیانی کے اس فعل پر اس علاقے کے مسلمانوں میں شدید ردعمل پیدا ہوا' اور مذکورہ قادیانی کے خلاف قانونی کارروائی کی غرض سے ایس ایچ او شارع فیصل اسٹیشن کراچی کو تحریری درخواست دی گئی' مذکورہ منور قادیانی کے بڑے بھائی مسمی شاہد قادیانی نے متعین اے ایس ایف کراچی ایئرپورٹ جو کہ اے ایس ایف میں ایس او کے عہدہ پر فائز ہے نے اپنے مذکورہ بھائی کو قانونی کارروائی سے بچانے کی غرض سے ڈی ایس پی شارع فیصل ذوالفقار مختار سے رابطہ قائم کیا' مذکورہ مختار بھی قادیانی گروپ سے وابستہ بیان کیا جاتا ہے' چنانچہ شارع فیصل پولیس نے تاحال منور قادیانی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جس کی بناء علاقے کے تمام مساجد میں اس سلسلے میں احتجاجی خطابات ہوئے" مذمتی قراردادیں منظور کی گئیں اور جگہ جگہ بینرز لگائے گئے اور اسکول کی آڑ میں قادیانی تبلیغ کا بھیانک اڈہ کے نام سے بھاری پیمانے پر علاقے میں مسلمانوں کی جانب سے اشتہار تقسیم ہوئے' قادیانیوں کی ان حرکتوں پر علاقے کے مسلمانوں میں شدید اشتعال و کشیدگی پائی جاتی ہے' مذکورہ منور قادیانی کا باپ پاکستان ایئر فورس سے ریٹائرڈ ہے اور قادیانی گروپ ڈرگ روڈ کا صدر رہ چکا ہے' نیز منور احمد قادیانی عرف پارہ پاکستان ایئر فورس کے اے ای ڈی ۱۰۲ فیصل بیس میں بحیثیت سویلین ٹیکنیشن ملازم تھا اور حال ہی میں اسے دوران ملازمت خفیہ طور پر انڈیا کے دورے کرنے کی پاداش میں ملازمت سے برطرف کر دیا گیا مذکورہ منور قادیانی کا بڑا بھائی مسمی مبارک احمد قادیانی خندق زہرۃ المدینہ میں بحیثیت ڈرائیور ملازم تھا کہ قادیانی ہونے کا راز کھل جانے کی بناء پر سعودی حکومت نے اسے ڈی پورٹ کر دیا کیونکہ سعودی عرب میں قادیانیوں کا داخلہ قانوناً ممنوع ہے اس علاقے کے تمام مسلمانوں نے خصوصاً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ شارع فیصل کراچی کے رہنماؤں نے متعلقہ تمام حکام سے اپیل کی ہے کہ وہ قادیانی گروپ ڈرگ روڈ کی ان تمام خفیہ غیر قانونی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں اور ان کا فوری تدارک کریں۔ تاکہ ملک و ملت پر کوئی آنچ نہ آنے پائے بصورت دیگر اس کے سنگین ترین نتائج برآمد ہو سکتے ہیں جن کی تمام تر ذمہ داری قادیانی گروپ ڈرگ روڈ پر عائد ہوگی۔

نوٹ۔ قادیانی گروپ ڈرگ روڈ نے اپنے قادیانی بیت المبارک مرکز پر ایک غیر ملکی کمپنی کے ذریعہ ایک "بڑا ڈش اینٹینا تقریباً" ایک لاکھ روپے کے صرف سے لگوایا ہے جہاں یہ لوگ عوام کی غیر ملکی خرافات پر مبنی خصوصاً" قادیانی جماعت کے گرو مرزا طاہر قادیانی کے خطابات دیکھنے کے لئے بطور خاص مدعو کرتے ہیں۔ قادیانی گروپ ڈرگ روڈ کی جانب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و شبان ختم نبوت کے کارکنوں کو بالواسطہ و بلاواسطہ اغواء "قتل" برے انجام کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ حکومت اس کا سختی سے نوٹس لے ورنہ مسلمان اپنا دفاع کرنا جانتے ہیں۔

تحریکِ ختمِ نبوت 1974

ترتیب و تدوین

مولانا اللہ وسایا

تحریک ختم نبوت 1954ء تا 1974ء' قادیانی احتساب کی سرگزشت○ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام اور مسلم لیگی حکومت کا عتاب○ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سہروردی کے نام خط○ ظفر اللہ خاں قادیانی کی نئی دولی دلہن کے پرانے شوہر کی دلچسپ داستان○ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بزرگوں کو بشارتیں○ قادیانیوں کا خلیفہ ربوہ کے مظالم کے خلاف احتجاج اور بغاوت○ قادیان میں ختم نبوت کانفرنس○ مسیح موعود بننے کا پاکستانی دعویدار○ اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ بند○ اسمبلی میں مولانا غلام غوث ہزاروی کے دلچسپ سوالات○ سکندر مرزا ایک قومی غدار○ "ایک غلطی کا ازالہ" کی شقیں○ محاذ قادیان پر کام کرنے والے مجاہد علماء کرام○ اقبال اور قادیانیت○ پنجاب یونیورسٹی اور قادیانیت○ قادیانی جماعت کا بجٹ○ فرقان فورس کیا بلا ہے؟○ خلیفہ ربوہ کی مشکوک سرگرمیاں○ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں○ اسرائیل میں مرزائی مشن○ ربوہ کا سالانہ میلہ○ ہفت روزہ "چٹان" کی ضبطی○ مولانا عبید اللہ انور کی گرفتاری○ بھٹو اور مرزا ناصر○ فوج کا ہیڈ کوارٹر ۔ ربوہ ۔؟○ تبلیغ اسلام کے لیے قادیانیوں کا تقرر○ ایم ایم احمد قادیانی قائم مقام صدر پاکستان○ چینی سفیر ربوہ میں○ مرزائی لندن پلان○ مرزائی گھوڑے○ رفیق باجوہ پر قاتلانہ حملہ○ سانحہ سقوط مشرقی پاکستان اور قادیانی○ محکمہ تعلیم اور قادیانی○ قادیانی خلیفہ کو پاکستان ایئر فورس کی سلامی○ بھٹو کے خلاف مرزائی سازشیں○ ضلع ژوب میں قادیانیوں کا داخلہ بند○ مولانا شمس الدین کی شہادت○ ربوہ "خلاف قیر○ مرزائی سلطنت کے خواب○ پاک فوج میں قادیانی سازشیں○ برلا کاسٹنگ اسٹیشن ربوہ○ ربوہ سازشوں کا مرکز○ اسمبلی میں چوہدری غفور الحق کا خطاب○ صدر پاکستان اور قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد○ رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد○ "پاکستان قائم نہیں رہے گا" مرزا ناصر احمد کی دھمکی○ سانحہ ربوہ 1974ء○ قادیانی غنڈوں کا مسلمان طلبہ پر وحشیانہ ظلم و ستم○ حنیف رامے کی بدترین مرزائیت نوازی○ قادیانی حوروں کی حقیقت○ قادیانی جنت دوزخ○ مرزا ناصر کے اندرون خانہ راز دار باورچی کا قتل○ کوثر نیازی ربوہ میں○ لیبیا کا ایٹمی پلانٹ اور قادیانی○ شیزان' قادیانیوں کی فیکٹری○ ملک قاسم مجید نظامی "آغا شورش کاشمیری کے عدالت میں ہلا دینے والے بیانات○ مرزا ناصر احمد عدالت کے کٹہرے میں○ خلیفہ ربوہ کی لاہوری گروپ سے لاتعلقی○ سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں جسٹس صمدانی ٹربیونل کی لمحہ بہ لمحہ کارروائی پہلی بار منظر عام پر

○ کمپیوٹر کتابت○ عمدہ کاغذ○ اعلیٰ طباعت○ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل○ مضبوط جلد○ صفحات 1224○ قیمت 200 روپے

○ جماعتی کارکنوں کے لیے قیمت صرف 120 روپے○ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے○ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ایک ایسی تاریخی دستاویز جس کا مدتوں انتظار تھا پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھئے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ' ملتان۔ فون: 40978

مرزا قادیانی کے ۲۲ جھوٹ پر اعتراضات کے جوابات پر

ایک گمنام قادیانی کا خط اور اس کا جواب

مکرم مولانا عبداللطیف مسعود صاحب

لعنت علیکم/السلام و علیکم گر قبول افتد

ختم نبوت کے شمارہ ۴۴ میں آپ کا ایک مضمون جس کا عنوان "مرزا کے ۲۲ جھوٹ" اگر ان کو کوئی سچا ثابت کردے تو مبلغ ۲۲ صد روپے انعام۔ خاکسار ان کو سچا ثابت کرنے لگا ہے تیار ہوجایئے۔ مگر مجھے آپ کی انعامی رقم کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں آپ سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کروں گا۔ سوائے اس کے کہ آپ کو ہدایت نصیب ہوجائے' یہی میرا انعام ہے۔

آپ کا سوال نمبر۱ جواب۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

واخرجنا لهم دابة من الارض تكلمهم (نمل)

ترجمہ۔ "ہم ان کے لئے زمین سے ایک کیڑا نکالیں گے جو ان کو کاٹے گا کیونکہ لوگ خدا کی آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔"

تکلمھم کے معنی کاٹنے کے ہیں جیسا کہ لغت کی کتاب "المنجد" میں ہے۔ کلمته... مجرحته ص ۵۰۱ یعنی کلمته کے معنی ہیں اس نے اس کو زخم لگایا۔ کلمته' کلما هم کے معنی بھی زخم لگانے کے ہیں۔ بخاری میں ہے عن النبی صلعم قال کل کلم یکلمه المسلم فی سبیل الله یکون یوم القیامة کهیئتها۔

(بخاری کتاب الوضوء باب ملح من النجاسات جلد۱ ص ۳۷ مصری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر ایک زخم جو کسی مسلم کو خدا کی راہ میں لگے گا قیامت میں اپنی اسی حالت میں ہوگا۔ چنانچہ طاعون کا کیڑا انسانوں کو کاٹتا ہے۔ جس سے طاعون ہوتی ہے۔

حدیث صحیح مسلم میں ہے۔ فیرغب نبی الله عیسیٰ واصحابه فیرسل الله علیهم النغف فی رقابهم فیصبحون فرسٰی کموت نفس واحدة۔

(مسلم جلد۲ الفتن ص ۴۷۷ مصری باب ذکر صفت الرجال)

ترجمہ۔ "پس خدا کا نبی مسیح موعود اور اس کے اصحاب متوجہ ہوں گے اور خدا تعالیٰ ان کے مخالفوں کے گلوں میں ایک پھوڑا (طاعون) ظاہر کرے گا پس وہ صبح کو ایک آدمی کی موت کی طرح ہوجائیں گے۔" (نغف کے معنی پھوڑا اور طاعون) دیکھو عربی ڈکشنری مصنفہ Lane۔

بحار الانوار میں ہے۔ قدام القائمه موتان موت احمر موت ابیض المعت الاحمر السیف والموت الابیض الطاعون۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۵۹) کہ امام مہدی کی علامات میں ہے کہ اس کے سامنے دو قسم کی موتیں ہوں گی پہلی سرخ موت اور دوسری سفید موت پس سرخ موت تو (لڑائی) تلوار ہے اور سفید موت طاعون ہے۔ بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۲۲۲ میں حضرت امام باقر فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی (مندرجہ بالا آیت) دابة الارض کے متعلق حضرت امام حسینؓ نے فرمایا کہ اس آیت میں "تکلمھم" سے مراد یہ ہے کہ وہ کیڑا ان کو کاٹے گا اور زخم پہنچائے گا۔

خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں قرآن مجید کی آیات و احادیث کا حوالہ دیا ہے۔ "خدا تعالیٰ کی کتابوں میں بہت تشریح سے بیان کیا گیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ضرور طاعون پڑے گی اور اس مری کا انجیل میں بھی ذکر ہے اور قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وان من قرية الا نحن مهلكوها قبل يوم القيامة او معذبوها الخ۔

(بنی اسرائیل)

ترجمہ۔ "یعنی کوئی بستی ایسی نہیں ہوگی جس کو ہم کچھ مدت سے پہلے قیامت سے یعنی آخری زمانہ میں جو مسیح موعود کا زمانہ ہے ہلاک نہ کریں یا عذاب میں مبتلا نہ کریں۔"

(نزول المسیح ص ۱۸)

یہی طاعون ہے۔ اور یہی دابة الارض ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا کہ آخری زمانے میں ہم ان کو نکالیں گے۔ اور وہ لوگوں کو اس لئے کاٹے گا کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واذا وقع القول عليهم اخرجنا لهم دابة من الارض.... لا يوقنون اور جب مسیح موعود کے بھیجنے سے حجت ان پر پوری ہوجائے گی تو ہم زمین میں سے ایک جانور نکال کر کھڑا کریں گے وہ لوگوں کو کاٹے گا اور زخمی کرے گا۔ اس لئے کہ لوگ خدا کے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ (دیکھو سورۃ النمل و نزول المسیح ص ۳۸)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ۔ دابة الارض یعنی طاعون کا کیڑا زمین میں سے نکلے گا۔ اس میں یہی بھید ہے کہ اس بات کی طرف اشارہ کرے کہ وہ (کیڑا) اس وقت نکلے گا کہ جب مسلمان اور ان کے علماء زمین کی طرف جھک کر خود دابة الارض بن جائیں گے۔ ہم اپنی بعض کتابوں میں یہ لکھ آئیں ہیں کہ اس زمانہ کے مولوی اور سجادہ نشین جو متقی نہیں ہیں اور زمین کی طرف جھکے ہوئے ہیں دابة الارض ہیں اور ہم نے اب اس رسالہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ دابة الارض طاعون کا کیڑا ہے۔ ان دونوں بیانوں میں کوئی شخص تناقض نہ سمجھے۔ قرآن مجید ذوالمعارف ہے اور کئی وجوہ سے اس کے معنی ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کی ضد نہیں۔ (نزول المسیح ص ۴۳)

یاد رہے کہ اہلسنت کی صحیح مسلم اور دوسری کتابوں اور شیعہ کی کتاب اکمال الدین میں بتصریح لکھا ہے کہ مسیح کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ اکمال الدین جو شیعوں کی بہت معتبر کتاب ہے اس کے صفحہ ۳۴۸ میں لکھا ہے کہ یہ بھی اس کے ظہور کی نشانی ہے کہ قبل اس کے قائم ہو تمام طور پر قبول کیا جائے۔ دنیا میں سخت طاعون پڑے گی۔ (نزول المسیح ص ۱۸)

تورات اور انجیل میں طاعون کی پیشگوئی

انجیل مطبوعہ ۱۸۸۵ء متی ۸/۲۴ پر مذکور ہے کہ مسیح کی نشانی مری کا پڑنا بھی ہے لیکن بعد میں عیسائیوں نے اس کو متی ۸/۲۴ سے نکال دیا ہے۔ یحرفون الکلم عن مواضعه لیکن اگر تم نے مزید تحقیق کرنی ہو تو انجیل لوقا ۲۱/۱۰ جو ۱۹۲۸ء میں چھپی ہے۔ اس میں بھی موجود ہے۔ "جابجا کال اور مری پڑے گی۔"

انجیل میں بھی لکھا ہے کہ جب مسیح موعود آئے گا۔ "زلزلے' کال اور مری پڑے گی۔ اس زمانے کے شریر لوگ ان کے ماننے والوں کو عدالتوں سے سزا دلوائیں گے جیسے کہ مسیح موسوی کے زمانہ میں مسیح کے ماننے والوں کو یہودی اس

کی امت کی سلطنت سے قتل کر کر سزائیں دلواتے تھے۔ دیکھو خدا کی باتیں کس شان سے پوری ہو رہی ہیں۔

تورات حضرت مسیح موعود نے تورات میں بھی طاعون کی پیشگوئی کا ذکر کیا ہے۔ (کشتی نوح ص ۵)

چنانچہ اس کے لئے ذکریا ۱۴/۱۲ دیکھو اور انگریزی بائبل میں تو لفظ پلیگ بھی موجود ہے۔

یعنی یہ پلیگ ہوگی جس سے خدا تعالیٰ خدا کے گھر کے خلاف [illegible] کو ہلاک کرے گا۔

نوٹ۔ بائبل کے اس حوالہ میں جو لفظ پلیگ استعمال ہوا ہے اس کا ترجمہ طاعون ہی ہے چنانچہ ملاحظہ ہو انگریزی و عربی ڈکشنری موسومہ بہ القاموس العصری انگلیزی عربی مؤلفہ الیاس انطون ۱۸۹ میں لکھا ہے۔ طاعون Plague یعنی پلیگ کے معنی ہیں ------------ ان کا طاعون کا ترجمہ پلیگ لکھا ہے Penstilence اور یہ عجیب بات ہے کہ لفظ پلیگ تورات ذکریا ۱۴/۱۲ میں آتا ہے اور لفظ Penstilence مسیح کی آمد ثانی کی علامت میں لوقا ۲۱/۱۰ میں ہے۔

نیز حضرت نے متی ۲۴/۸ کا حوالہ دیا ہے جو انگریزی انجیل متی ۲۴/۸ میں اب بھی موجود ہے اور جیسا کہ ثابت ہوا کہ ہر دو لفظوں کا ترجمہ طاعون ہے۔ پس مسیح موعود علیہ السلام نے تو بائبل کا حوالہ درست دیا ہے۔ ذرا آگے باتھ اسمہ احمد (صف غ) اور النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل کے مطابق تورات اور انجیل سے احمد کا نام اور ایک امی نبی کی پیشگوئی نکال دیتا تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ انجیل و تورات محرف ہے اگر کوئی حوالہ نہ ملے تو یہ مصنف کی غلطی نہیں بلکہ عیسائیوں کی ہوشیاریوں کا نتیجہ ہے وہ ہر دس سال کے بعد انجیل کو تبدیل کر دیتے ہیں۔

مولوی مسعود کے پہلے سوال کا جواب ہے' دو کاپی ایک مرکز ختم نبوت کراچی اور دوسری مسعود صاحب کو روانہ کر رہے ہیں۔ خدا سے دعا ہے کہ اللہ سب کو ہدایت نصیب فرمائے آمین۔

سوال نمبر ۳۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ الآیات بعد المائتین (مشکوۃ مجتبائی ص ۴۷۱) مسیح و مہدی کے ظہور کی نشانیاں ۱۲ صدی کے گزرنے پر ظاہر ہوں گی۔ چنانچہ ہم نے جو معنی لکھے ہیں حضرت ملا علی قاری نے بھی ان کی تائید کی ہے۔ ویحتمل ان یکون اللام فی المائتین بعد الالف و ھو ظہور المھدی (مشکوۃ مجتبائی ص ۴۷۱ حاشیہ) نیز دیکھو حاشیہ ابن ماجہ جلد ۲ ص ۲۶۱ مصری کہ ممکن ہے کہ المائتین کا الف لام اس عہد کے لئے ہو جو ایک ہزار کے دو سال بعد ہے۔ یعنی ۱۲۰۰ اور وہی ظہور مہدی کا ہے۔

چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھی اپنی کتاب حج الکرامہ ص ۳۴۱، ۳۹۴، ۳۹۵ پر بہت سی روایات نقل کر کے یہی نتیجہ نکالا ہے کہ مہدی کو تیرھویں صدی میں ظاہر ہونا چاہئے۔

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں "اس حساب سے ظہور مہدی علیہ السلام تیرھویں صدی پر ہونا چاہئے تھا مگر یہ صدی پوری گزر گئی تو مہدی نہ آئے اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آئی ہے اس صدی سے اس کتاب کے لکھنے تک چھ ماہ گزر چکے ہیں شاید اللہ تعالیٰ اپنا فضل عدل و رحم و کرم فرمائے کچھ سال کے بعد مہدی ظاہر ہو جائیں گے۔ (الساعۃ ص ۲۲۱)

بعد المائتین کی رو سے بارھویں صدی کے ختم ہونے پر تیرھویں صدی میں امام مہدی کا پیدا ہونا ضروری تھا۔ ایسے وقت میں کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر چالیس سال کا ہو کوئی دعویٰ کرنے والا ہو یہ تو ممکن نہیں کہ مہدی بارھویں صدی میں پیدا ہو کیونکہ بعد المائتین میں لفظ "بعد" بتاتا ہے کہ وہ بارھویں صدی کے ختم ہونے سے پہلے پیدا نہیں ہو سکتا۔ پھر اس وجہ سے کہ امام مہدی نے اپنی صدی کا مجدد ہونا تھا۔ اس لئے اسے تیرھویں صدی میں ایسے وقت میں پیدا ہونا تھا کہ اگلی صدی کے سر پر اس کی عمر چالیس سال کی ہو۔ پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں جو ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ مطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء بروز جمعہ پیدا ہوئے۔ اور ۱۲۹۰ھ یعنی چودھویں صدی کے سر پر آپ عین چالیس برس کی عمر میں مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہو کر دعویٰ مجددیت کے ساتھ ظاہر ہوئے۔ گویا حدیث اور روایات کے عین مطابق آپ دنیا میں تشریف لائے۔ سچ کہا وقت ہے وقت مسیحا نہ کسی اور کا۔ وقت میں نہ آتا تو کوئی [illegible]

نوٹ۔ قرآن مجید میں "احمد"/(مہدی) کا اشارہ ہے۔ وہ میں مرکزی دفتر کراچی ختم نبوت کو لکھ چکا ہوں۔ جس میں عام فہم کے قابل مفید باتیں ہیں ------ وہ شاید ہضم کر گئے ہیں۔ وہاں سے پوری تحریر منگوالیں۔ باقی آئندہ انشاء اللہ۔

دار قطنی ص ۱۸۸ چاند سورج گرہن والی حدیث بھی پڑھ لیں۔ یہ مہدی کی نشانیاں ہیں۔

مرزا قادیانی کے ۲۲ جھوٹ کا جواب الجواب

ایک قادیانی کے ملحدانہ مغالطے

قارئین کرام! قادیانیت اس وقت ایک قابل نفرت اور باعث عار گالی کا پیکر بن چکی ہے حتیٰ کہ بڑے پکے قادیانی بھی اپنے تعارف اور اظہار و شناخت سے جھجکتے ہیں اور شرم محسوس کرتے ہیں (اس بناء پر شناختی کارڈ میں اپنے آپ کو قادیانی لکھوانے سے شرماتے ہیں اور اس قانون کو روکنے کے لئے عیسائیوں کو مظاہروں پر اکسا کر ملک میں بدامنی پھیلا رہے ہیں) جن مذہبی عقائد و نظریات اور عنوانات کی آڑ میں یہ صلیبی اور صیہونی ناٹک رچایا گیا تھا۔ ان سب کی قلعی کھل چکی ہے۔ ان کی تمام دجالانہ اور عیارانہ دلائل و ابحاث اپنی مسکت اور رنگ و روپ کھو چکے ہیں۔ اسی کے نتیجے میں اب یہ دجالی تحریک کلی طور پر صلیبی اور صیہونی رنگ ڈھنگ اور طور طریقے اختیار کر کے اپنے آپ کو دنیائے عالم کے سامنے بے نقاب کر چکی ہے۔ پادریوں کی طرح اس کے نمائندے بھی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام کا سامنا کرنے سے منہ چھپاتے ہیں اور صرف دورِ زن زمین کے غیر مہذب ہتھکنڈے ہی استعمال کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ حق کے سامنے باطل علمی میدان میں ہتھیار ڈال چکا ہے اور یہ فضا تمہید ہے اس دجال اکبر کے ظہور کی جو آکر حق کے ساتھ پوری طاقت اور وسائل سے ٹکرائے گا مگر اپنی اس روحانی اولاد کی طرح وہ بھی منہ کی کھا کر صفحہ ہستی سے نابود ہو جائے گا پھر ہر سو جاء الحق و زھق الباطل کا ہی ڈنکا بجے گا۔

بندہ حقیر خدا کی توفیق سے ہر دجالی محاذ کے خلاف سینہ سپر ہے چاہے اصل صلیبی محاذ ہو یا ان کے کسی گماشتے کا۔ چنانچہ بندہ نے کچھ مدت سے قادیانی محاذ کے خلاف ٹھوس اور علمی سطح پر ہفت روزہ ختم نبوت میں لکھنے کا پروگرام اپنایا ہوا ہے۔ منجملہ ان مضامین اور تحریرات کے مسئلہ حیات مسیح و بحث توفی بھی تھا مسئلہ ختم نبوت اور مسئلہ مجدد بھی تھا اور اسی ضمن میں قادیانی مغالطے کے تحت قبر مسیح کا مسئلہ بھی ہفت روزہ میں شائع ہوا۔ جس پر ایک گمنام قادیانی نے کچھ مسئلہ اور لچر قسم کے چار صفحات پر مشتمل اعتراضات ہفت روزہ' ارسال کئے' میں نے ان کے جواب میں چودہ صفحات پر مشتمل اس کے دجل و فریب کا پردہ چاک کر دیا۔ جس پر وہ چوں نہ کر سکا۔ بعد ازاں میں نے حق و باطل کے آسان فیصلے کے لئے مرزا قادیانی کے صرف ۲۲ جھوٹ پر مشتمل ایک اشتہار شائع کر کے ملک کے اکثر مقامات پر ارسال کیا۔ حتیٰ کہ الفضل (مرزائی روزنامہ) کو بھی بھیجا۔ جب وہ قادیانی جھوٹ کا پلندہ' ہفت روزہ میں شائع ہو کر ملک کے کونے کونے اور بیرون ملک بھی پہنچ گیا تو اس قادیانی کی رگ دجالیت پھر پھڑکی جس کے نتیجے میں اس نے میرے اس اشتہاری ۲۲ نمبروں جواب دینے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے لکھا کہ مجھے تمہارے انعام کی کوئی ضرورت نہیں' میں تو محض تمہاری ہدایت کے لئے جواب لکھ رہا ہوں۔ پھر صرف دو نمبروں جواب لکھا ہے۔

قارئین کرام! ذیل میں آپ میرے اعتراض اور اس کے قادیانی جواب کا موازنہ "مشاہدہ" فرما کر اس قادیانی' ڈھیٹ پن اور اس کی بے بسی' جہالت اور حماقت کا اندازہ لگائیں۔

مرزا قادیانی کی عبارت

" قرآن شریف بلکہ تورات کے بعض صحیفوں میں بھی خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔"
(نزول المسیح ص ۴۲ و کشتی نوح ص ۵/۱۹)

مرزا صاحب نے گویا اس عبارت میں دعویٰ کیا ہے کہ قرآن مجید اور تورات کے بعض صحیفوں میں یہ لکھا ہے کہ جب وہ مسیح آئے گا' جس کا وعدہ اور پیشگوئی پہلے کی گئی ہے تو اس کے زمانہ میں مرض طاعون پڑے گی۔

باقی آئندہ

جامعہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر کے مختصر حالات' کوائف اور ضروریات

جامعہ قاسم العلوم پنجاب کے ایک دور افتادہ پسماندہ و سیم زدہ علاقہ میں ہونے اور اکثر و بیشتر مالی مشکلات میں مبتلا رہنے کے باوجود اعلیٰ خطوط پر چھ صد سے زائد طلباء کی تعلیم و تربیت کے فرائض عرصہ ۵۶ سال سے سرانجام دے رہا ہے۔ ۲۵۰ سے زائد ایسے طلباء ہیں جو جامعہ کے دارالاقامہ میں قیام پذیر ہیں جن کی تمام ضروریات و اخراجات جامعہ پورے کرتا ہے' ابتدائی عربی سے دورہ حدیث شریف (الشہادۃ العالمیہ مساوی ایم اے عربی و اسلامیات) تک تمام علوم و فنون عربیہ کا اور درجہ حفظ و ناظرہ و تجوید القرآن کے علاوہ مڈل تک علوم عصریہ کی تعلیم کا بھی باقاعدہ انتظام ہے' طالبات کی دینی تعلیم کے لئے ایک علیحدہ و بہت بڑی درسگاہ "جامعہ تعلیم البنات" کے نام سے قائم کی گئی ہے جس میں وفاق المدارس کے نصاب کے مطابق "الشہادۃ العالیہ" تک تعلیم کا اعلیٰ انتظام ہے' ۲۵۰ سے زائد طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں جن میں ۱۳۵ کے قریب طالبات جامعہ کے دارالاقامہ میں قیام پذیر ہیں۔ جامعہ کے فیض یافتہ علماء کثیر تعداد میں ملک و بیرون ملک تعلیمی و تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی مدیر ماہنامہ بینات کراچی' مولانا سید انظر حسن خطیب مسجد خضراء کراچی' مولانا احسن الحق مرکز تبلیغ رائے ونڈ' مولانا احسان الحق مرحوم مہتمم تعلیم القرآن راولپنڈی مولانا خلیل احمد خطیب جامع مسجد سکھر' مولانا عبد الشکور ترمذی اور ڈاکٹر عابد اللہ غازی سربراہ شعبہ اسلامیات شکاگو یونیورسٹی امریکہ جیسے اسکالر اور علماء نے جامعہ ہذا سے اکتساب فیض کیا ہے جامعہ کا کتب خانہ بین الاقوامی شہرت کا حامل ہے' جس میں ۱۵ ہزار سے زائد نادر و نایاب مختلف علوم و فنون پر مشتمل قیمتی کتب قارئین کے مطالعاتی ذوق کی تسکین کرتی ہیں' کتب خانہ میں قرآن پاک کے بہت ہی خوبصورت قلمی نسخہ جات موجود ہیں سلطان اورنگزیب عالمگیر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی حمائل شریف بھی کتب خانہ کی زینت کا باعث ہے' سکھوں کی مذہبی کتاب گرنتھ صاحب کا ایک ضخیم نسخہ بھی موجود ہے۔ کتب خانہ کی جدید خوبصورت بلند و بالا دو منزلہ بلڈنگ فن تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے۔ جامعہ کے دارالاقامہ کی پرانی عمارت ختم ہو گئی ہے ۲۰X۱۵ کے ۱۰ کمروں پر مشتمل "اشرف" بلاک کی بنیادیں بھری جا چکی ہیں' ان کی تعمیر کی فوری ضرورت ہے۔ جامعہ کی مسجد بھی پرانی اور خستہ ہو چکی ہے جسے وسیع و کشادہ کر کے دوبارہ تعمیر کرنا بہت ضروری ہے۔ جامعہ کے سالانہ اخراجات ۲۱ لاکھ روپیہ کے قریب ہیں ۱۸ صد من آٹے کا خرچہ اس کے علاوہ ہے۔ علاقہ ہذا میں کپاس کی فصل بہت کمزور ہوئی ہے جس کی وجہ سے جامعہ کی مالیات بھی شدید متاثر ہوئی ہیں اور جامعہ کافی مقروض ہو گیا ہے' اس لئے جملہ اہل اسلام و مخیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنی زکوۃ و صدقات و فطرانہ سے جامعہ کی بھرپور امداد فرمائیں۔ جامعہ کا اکاؤنٹ نمبر ۱۱۲ حبیب بینک فقیروالی یاد رکھیں۔

خادم اسلام۔ محمد قاسم قاسمی مہتمم جامعہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر پاکستان فون ۱۴۱'۱۴۱

جبار کارپیٹس

ڈیلرز

قائد آباد کارپٹ • مون لائٹ • بلال کارپٹ •

یونائیٹڈ کارپٹ • ڈیکورا کارپٹ • اولمپیا کارپٹ

مساجد کیلئے خاص رعائت

سہ۔ این آر ایونیو نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6646888 - 6647655

INTERNATIONAL CONSPIRACY OF QADIANI DOMINATION IN PAKISTAN

Is Govt. of Pakistan a party to this plan?

An Analysis in introspection

* USA is exercising pressure on Pakistan to withdraw legal and constitutional measures relating to Qadianis.

* Mirza Tahir Ahmed, head of Qadianis, invited the Indian High Commissioner to a Qadiani congregation in London and, in his presence, engineered slogans of "Long Live Bharat."

* Doctor Abdus Salam, Qadiani Scientist, has announced to hold an International Science Convention in Pakistan to undermine Pakistan's peaceful Atomic Energy project.

* Despite the declaration made by Pakistan Govt., that it would include a column of religion in Identity Cards, it stopped enforcement of its decision.

* Four Qadianis have been inducted as Ambassadors in important countries including Japan.

* Under cover of the proposed annulment of the Eight Amendment to Pakistan Constitution, secular lobbies have sprung into action to do away with the Presidential Ordinance, called the Anti-Islamic Activities of Qadianis (Prohibitions and Punishments) Ordinance of 1984.

* Qadianis have spread a net of International telecasts through dish antennae to misguide simple Musalmans.

IN VIEW OF THE ABOVE FACTS
WHAT IS YOUR RESPONSIBILITY?

Seriously think over and do your soul-searching but before arriving at a decision do measure up the blood-shot sacrifices of those inviolable men of honour who underwent toil and tribulations for a century to uphold the cause of final Prophethood for the benefit of Muslim Ummah.

BEWARE, May not shame and disgrace permeate through us on Doomsday Course before the haloed audience of Janab Khatmul Mursaleen Muhammad-ur-Rasool Allah (Sall Allaho alaihe wasallam). KMS.

GOD FORBID *GOD FORBID* *GOD FORBID*

FROM: Central Body Majlis-e-Amal, Tahaffuz-e-Khatme Nubuwwat, Pakistan, Huzoori Bagh Road, Multan: Phone: 40978.

K.M. SALIM
RAWALPINDI

KHAT ME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

شمع ختم نبوت کے پروانوں اور اہل خیر حضرات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے احباب نے اس لئے قائم کی تھی کہ ملک کی مروجہ سیاست سے الگ تھلگ رہ کر عقیدۂ ختم نبوت و ناموس رسالت کے تحفظ اور جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی (جس سے انگریز حکومت نے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے دعوائے نبوت کرایا تھا) کے برپا کردہ فتنے کا ہر محاذ اور ہر میدان میں مقابلہ کیا جائے چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے قیام سے لے کر اب تک عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں مصروف ہے۔ عالمی مجلس کے مختلف شعبے ہیں۔

1 **شعبہ تصنیف و تالیف:** یہ شعبہ رد قادیانیت پر مختلف زبانوں میں مفت لٹریچر شائع اور فراہم کرتا ہے۔

2 **شعبہ تبلیغ:** اس شعبہ کے تحت تربیت یافتہ مبلغین کی جماعت اندرون و بیرون ملک پر زور دلائل کے ذریعے قادیانیت کا تعاقب کرتی ہے۔

3 **شعبہ تدریس:** اس شعبہ کے تحت ڈیڑھ درجن سے زائد دینی مدارس ہیں، جن میں مقامی و بیرونی طلباء علوم دین اور قرآن مجید حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں، جن کے قیام و طعام اور دیگر اخراجات عالمی مجلس ادا کرتی ہے۔

عالمی مجلس نے روس سے آزادی حاصل کرنے والی مسلم ریاستوں میں قادیانی سازشوں کو ناکام بنایا اور وہاں لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید طبع کرا کے تقسیم کئے۔ قرآن مجید کی طباعت کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اس کے علاوہ دینی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ عالمی مجلس کے پاکستان کے ہر بڑے شہر میں دفاتر موجود ہیں، جہاں ہمہ وقتی مبلغ اور کارکن فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں۔ اس وقت قادیانی اشتعال انگیزیوں کی وجہ سے جماعت کی ذمہ داریوں میں بے حد اضافہ ہو چکا ہے۔ بہت سے منصوبے ایسے ہیں جو تشنۂ تکمیل ہیں۔ ہم شمع ختم نبوت کے تمام پروانوں اور اہل خیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ آگے بڑھیں اور ختم نبوت کے اس مقدس مشن میں عالمی مجلس کا ہاتھ بٹائیں اور اپنی زکوٰۃ، خیرات، صدقات و عطیات وغیرہ سے جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔ **جزاکم اللہ احسن الجزاء۔**

(شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ)
خان محمد عفی عنہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

(محقق العصر حضرت مولانا)
محمد یوسف لدھیانوی عفا اللہ عنہ
نائب امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

(حضرت مولانا)
عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

تمام رقوم مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

شائع کردہ:۔ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون: ۴۰۹۷۸